تذکرہ کرامت

رحمۃ اللہ علیہ

(جناب پیر سید کرامت علیؒ کے احوال و آثار)

میاں محمد اشرف تنویر

Marfat.com

تذکرہ کرامتؒ

(جناب قبلہ سیّد کرامت علیؒ کے احوال وآثار)

میاں محمد اشرف تنویر

ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

MFN
186324

عزت اکادمی، گجرات

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ISBN ۹۷۸-۹۶۹-۹۰۰۳-۰۵-۷

نام کتاب:	:	تذکرہ کرامتؒ
مصنف	:	میاں محمد اشرف تنویر
مطبع	:	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
کمپوزنگ	:	تصور کمپوزنگ سنٹر، لاہور
ہدیہ	:	۱۰۰ روپے

◆◆◆

Marfat.com

انتساب

جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کے جد اعلیٰ

برگزیدۂ بارگاہِ نبوت، فضیلت مدار

حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکار رحمۃ اللہ علیہ

المعروف پیر جانے شاہ ولیؒ

کے نام

◆◆

Marfat.com

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

(علامہ محمد اقبالؒ)

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

جناب پیر سید کرامت علیؒ

Marfat.com

جناب پیر سید کرامت علیؒ

Marfat.com

فہرست

	حمد باری تعالیٰ	میاں عبدالحق نصرت	۱۱
	نعت شریف	مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ	۱۲
	نعت شریف	ڈاکٹر محمود الحسن کنجاہی	۱۴
	نعت شریف	غضنفر جاوید چشتی	۱۵
۱۔	دیباچہ	ڈاکٹر طاہر تونسوی	۱۷
۲۔	پیش لفظ	کرنل سید سلطان محمود الحسن	۲۱
۳۔	چند تاثرات	سید محمد عبداللہ قادری	۲۴
۴۔	حرفِ شیریں	میاں محمد اشرف تنویر	۲۶
۵۔	حرفِ سپاس	سیّد روح الامین	۲۸
۶۔	حضرت قبلہ سید جان محمد سرکار المعروف پیر جانے شاہ ولی		۳۲
۷۔	شجرۂ مبارکہ جناب سیّد کرامت علی		۳۴
۸۔	حالاتِ زندگی		۳۹

Marfat.com

۹۔	سسرالی خاندان		۴۲
۱۰۔	مردِ غازی		۴۸
۱۱۔	سخاوت		۵۰
۱۲۔	سید صاحب کا مسلک		۵۱
۱۳۔	حق گوئی		۵۲
۱۳۔	حلقۂ احباب		۵۲
۱۴۔	وصال شریف		۵۳
۱۵۔	قطعہ تاریخِ وصال	ابوالطاہر فدا حسین فدا (لاہور)	۵۴
۱۶۔	قطعہ تاریخ وفات	طارق سلطانپوری (اٹک)	۵۵
۱۷۔	کرامت علی نامہ	ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی (ایران)	۵۶
۱۸۔	کرامت نامہ	ڈاکٹر محمد اقبال شاہد (پنجاب یونیورسٹی لاہور)	۵۹
۱۹۔	قطعہ تاریخ وصال	صاحبزادہ فیض الامین سیالوی	۶۰
۲۰۔	اولاد		۶۱
۲۱۔	کرامات		۸۵
۲۲۔	جناب قبلہ سید کرامت علی کے خاندان کا مختصر تعارف		۹۱
۲۳۔	چند ضروری باتیں		۹۶

❖❖❖

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

میں فانی ہوں، فانی کی ہر چیز فانی
تو قائم، تو دائم، تو ہی جاودانی

تری ذات لاریب بے مثل و ثانی — یہی میں نے سمجھا، یہی میں نے مانی
ترے عشق نے میری دُنیا بدل دی — کہاں کا بڑھاپا کہاں کی جوانی
جہاں میں نہیں کوئی ہمراز اپنا — مجھے کس نے سمجھا مری کس نے مانی
مجھے زندگی دی مجھے درد بخشا — عنایت، نوازش، کرم مہربانی
پتہ تیرا دل نے لگا ہی لیا ہے — بہت دیر سے تو بھی تھا لامکانی
تیری راہ میں کیوں نہ قربان کر دوں — کہ یوں بھی تو اک روز ہے جان جانی

میرے عشق کی ہے یہ تضحیک نصرت
نہ فرمایئے گا مجھے لن ترانی

میاں عبدالحق نصرت

◆◆◆

Marfat.com

نعت شریف

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہؐ
میرا جسم ناکارہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے آپؐ کی جدائی میں اے اللہ کے پیارے نبیؐ

دلم پژ مردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہؐ
میرا دل بھٹک رہا ہے اور دل کا پھول مرجھا چکا ہے گناہوں کے بوجھ سے اے اللہ کے پیارے نبیؐ

چوں سوئے من گذر آری من مسکین ناداری
کبھی خواب میں ہی اپنا جلوہ دکھلا دو اس عاجز مسکین اور غریب و نادار سائل کو

فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہؐ
تو میں پھر آپ کے (جوتے کے) نقش پا پر فدا ہو جاؤں گا اے اللہ کے پیارے نبیؐ

ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
میں نے جو کچھ کیا ہے بہت حیران ہوں روز حساب میرا اعمالنامہ گناہوں کی بہتات سے سیاہ ہوگا

پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہؐ
میں انتہائی پشیماں اور سخت شرمندہ ہوں پشیماں ہی پشیماں ہوں اے اللہ کے پیارے نبیؐ

Marfat.com

ز جامِ حب تو مستم | بہ زنجیر تو دل بستم
آپؐ کی محبت میں میں مست ہوں | آپ کے عشق کی زنجیر سے میرا دل بندھا ہوا ہے
نمی گویم کہ من ہستم | سخن داں یا رسول اللہؐ
میں عاجز اور مسکین کوئی دعویٰ نہیں کرتا کہ میں | ایک بڑا شاعر ہوں اے اللہ کے پیارے نبیؐ
چوں بازوئے شفاعت را | کشائی بر گناہ گاراں
جب روز قیامت آپ اپنی شفاعت کا بازو | لمبا کر کے گناہگاروں کے سر پر پھیلائیں گے
مکن محروم جامی را | در آں یا رسول اللہؐ
اس روز اس عاجز جامی کو بھول نہ جانا محروم نہ کرنا | اس جان جوکھوں کی نازک گھڑی میں اے اللہ کے پیارے نبیؐ

مولانا عبدالرحمٰن جامی

◆◆◆

نعت شریف

خرد مندوں سے برتر ہے وہ دیوانہ محمدؐ کا
محبت سے پیا ہے جس نے پیمانہ محمدؐ کا
دم صبحِ ازل، رندانِ مستِ انداز یوں بولے
کہ مٹ سکتا نہیں دنیا سے میخانہ محمدؐ کا
قسم ہے ربِ اعلیٰ کی کہ کانٹے پھول ہو جائیں
نظر کر لے جدھر اِک بار مستانہ محمدؐ کا
مکان و لامکاں صدقے، زمین و آسماں صدقے
عجب دلدار ہے وہ روئے جانانہ محمدؐ کا
نثار اُس کی ہے خاکِ پاک پر روح الامین ہر دم
مٹا شوق محمدؐ میں جو پروانہ محمدؐ کا
میں اُس کی شانِ عالی کے قصیدے کیا کہوں ہمدم
خدا خود نام لیتا ہے محبانہ محمدؐ کا
مقامِ اعلیٰ عرش بریں بھی رشک کرتا ہے
خدا کھائے قسم جس کی وہ کاشانہ محمدؐ کا
ہزاروں بار قرباں رحمتیں حق کی ہوئیں محمودؔ
لیا جب اسمِ پاک اِک بار رندانہ محمدؐ کا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ڈاکٹر محمود الحسن کنجاہی

◆◆◆

نعت شریف

خدا کے بعد وہ ہیں برگزیدہ
کوئی کیسے کہے اُن کا قصیدہ

مُزیّن آپ کے ذکرِ جلی سے
مِرے اللہ کا روشن جریدہ

وہ یکتا ہیں سدا یکتا رہیں گے
کوئی اُن سا نہیں دیدہ شنیدہ

خیالِ مصطفٰے ایمان میرا
جمالِ مصطفٰے میرا عقیدہ

کریں جو بات وہ معیّار ٹھہرے
میانِ خیر و شر خطِ کشیدہ

Marfat.com

پنپنا چاہے توصیفِ نبیؐ سے
مرے لہجے کی شاخِ نودمیدہ

وہاں اونچی نہ ہو آواز جاؔود
رہو اُس آستاں پہ سر خمیدہ

غضنفر جاؔود چشتی

◆◆◆

Marfat.com

دیباچہ

لمحۂ موجود میں جب نفسانفسی اور آپا دھاپی کا دور ہے اور انسان دوسرے انسان کا دشمن بنا ہوا ہے اور گمراہی کی جانب رواں دواں ہے۔ اس صورتِ حال میں ایسے نیک، پارسا اور برگزیدہ بندے بھی ہیں جو تعلیماتِ محمدی ﷺ کو پیشِ نظر رکھ کر صرف خالقِ کائنات سے لَو لگاتے ہیں اور خلق اللہ کو اپنے فیوض و برکات سے بہرہ ور کرتے ہیں ایسے بزرگوں میں جناب سید کرامت علی شاہؒ صاحب کا نامِ نامی باعثِ خیر و برکت بھی ہے اور لائق تقلید بھی کہ جنہوں نے اپنی ساری حیاتِ مستعار اللہ اور اُس کے رسولؐ کے دین کی تبلیغ میں گزار دی۔

حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزماں کے فیض تربیت اور نگاہ حق کے کرشموں کی بدولت رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہے اور ان کے بعد ان کے خلفاء اور اولیائے عظام نے یہ کام سنبھال رکھا ہے۔ اس تناظر میں سلسلہ چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ اور نقشبندیہ کی دینی اور تبلیغی خدمات سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ چشتیہ سلسلے کے اولیاء نے اس عظیم کام کا بیڑا اُٹھایا اور اس فیض

Marfat.com

کو عام کیا جو اُنہیں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ورثے میں ملا تھا اور سینہ در سینہ جو امانت اُنہیں ملتی چلی آ رہی تھی۔ مولانا ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے "کہ قدرت الٰہی نے ہندوستان میں اسلام کے تعارف واشاعت کے لیے اس سلسلہ کا انتخاب فرمایا۔"

سلسلہ چشتیہ کا یہ فیض دنیا کے ہر خطے میں جاری وساری ہے اس لیے کہ اس مسلک سے متعلق اہلِ اللہ نہ صرف تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں بلکہ عام لوگوں کی اخلاقی تربیت بھی کر رہے ہیں۔

جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ بھی ہمارے ایسے ہی دینی وملی بزرگان میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے اپنے انداز میں دین محمدی ﷺ کی ترویج واشاعت کے لیے شب وروز کام کیا اور خلق اللہ کو صراطِ مستقیم کی جانب راغب کیا۔

جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ بڑے پرہیزگار، باکردار اور پروقار شخصیت کے مالک تھے۔ علاوہ ازیں وہ گفتار کے بھی غازی تھے اور کردار کے بھی۔ ایسی برگزیدہ ہستیوں کے لیے میر تقی میرؔ نے کہا ہے:

؎ مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

ظاہر ہے کہ ایسی ہستیاں جن کی برکت سے دنیا میں خیر پھیلتا ہے روز روز پیدا نہیں ہوتیں کہ جن کا ظاہر بھی روشن ہوتا ہے اور باطن بھی اور وہ اطاعتِ خداوندی اور عقیدت محمدی ﷺ کے جذبوں سے سرشار ہو کر نہ صرف خود زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ

دوسروں کو بھی زندگی گزارنے کا سلیقہ اور قرینہ بتاتے ہیں اور یہی کیفیت جناب قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کی تھی کہ جن کی حیات و خدمات کے سلسلے میں معروف دانشور اور نامور قانون دان میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے ''تذکرۂ کرامتؒ'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے جس میں جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کے احوال و آثار کا جاندار اور شاندار منظر نامہ تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں جو مضامین و مقالات شامل ہیں وہ میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے بڑی محنت اور عقیدت و محبت سے تیار کیے ہیں۔ جن سے جناب قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کی پوری زندگی کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں شجرہ مبارک، حالاتِ زندگی، سسرالی خاندان، کرامات، جناب سید صاحب کے خاندان کا تعارف اور اُن کی اولاد کے بارے میں تفصیل موجود ہے۔

اس کتاب کی ترتیب و تہذیب کا سہرا جہاں میاں محمد اشرف تنویر صاحب کے سَر جاتا ہے۔ وہاں جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کے فرزند معروف محقق، ادیب اور نقاد سید روح الامین کی کاوشوں اور کوششوں کو بھی بڑا دخل ہے جنہوں نے اپنے عظیم والد کی حیات و صفات کو زندہ و تابندہ رکھنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی بلکہ عملی تعاون سے اس کتاب کو ایک ایسی دستاویز بنایا ہے جو اہل اسلام کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس سلسلے میں کتاب کے فاضل مرتب جناب میاں محمد اشرف تنویر کی خدمات کسی طور پر بھی کم نہیں اس لیے کہ اُنہوں نے بڑی محنت سے معلومات تلاش کر کے اُنہیں کتابی شکل میں محفوظ کر دیا۔

Marfat.com

یوں میرے نزدیک یہ ایک بہت بڑی دینی خدمت بھی ہے اور دینی خدمات سرانجام دینے والوں کی کاوشوں کا اعتراف بھی ہے اور اسی میں اس کتاب کا جواز مضمر ہے۔

یقینی طور پر فاضل مرتب جناب میاں محمد اشرف تنویر ہم سب کی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے ایک ایسے عظیم بزرگ سے روشناس کرایا جو اسلام کے اہم ستون ہیں۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی

(چیئرمین)

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن،

فیصل آباد

◆◆◆

پیش لفظ

اولیاء اللہ کی حیات و تعلیمات یقیناً ہمارے لیے مشعلِ راہ ہوتی ہیں۔ ان عظیم ہستیوں کی تقلید بے شک باعث خیر و برکت اور کارِ ثواب ہے، ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیاوی و آخروی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے شاید ایسے ہی عظیم انسانوں کے متعلق کہا تھا:

؎ آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخ زیبا لے کر

جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کا شمار بھی ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں میں ہوتا ہے۔ اُن کا مزار پچھو کے (ضلع سیالکوٹ) مین واقع ہے۔ جناب قبلہ سید کرامت علیؒ نے اپنی حیات مستعار اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں گزاری اور خلق خدا کو ہمیشہ محبت اور امن و آشتی کا درس دیا، انکساری اور سادگی جناب سید صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ اپنے جدِ اعلیٰ اور رُوحانی مرشد حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے دیوانے تھے۔ آپ کی حیات مبارکہ کا نمایاں وصف آپ کی سخاوت تھا، غریبوں اور مسکینوں سے حد درجہ پیار

کرتے تھے۔ ہوس وطمع کا تو نام ونشاں نہ تھا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خالقِ کائنات نے جناب سید صاحب پر خصوصی کرم فرمایا تھا کہ آپ کو صالح اولاد سے نوازا، یہاں میں عرض کرتا چلوں کہ اولاد صالح سے مراد وہ اولاد ہے جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہو جس کو حقوق وفرائض کا پتہ ہو اور اس کی ادائیگی کے طریق کار سے واقف بھی ہو۔ یہ اولاد جب نیک کام کرتی ہے تو اس کی نیکی کے کام والدین کی بلندی درجات کا سبب بنتے ہیں اور اُن کی دعائیں والدین کے لیے پیغام مغفرت ورحمت بنتی ہیں۔

ہادی برحق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق جب انسان دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے مگر تین کا ثواب جاری رہتا ہے اُن میں ایک صالح اولاد بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کو پارسائی کا صلہ صالح اولاد کے روپ میں عطا فرمایا، سید صاحب کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ ماشاءاللہ چاروں بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی جذبے سے بھی سرشار ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے جناب سید روح الامین معروف محقق اور ادیب ہیں۔ اردو زبان وادب کے حوالے سے اُن کی کئی شاہکار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ دوسرے صاحبزادے سید طاہر الامین ایم۔ اے (انگریزی)، بی۔ ایڈ ہیں اور سب سے چھوٹے صاحبزادے سید وحید حامد شعبہ صحت سے وابستہ ہیں۔

ہمارے دوست جناب میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کے سوانح حیات مرتب کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میاں

Marfat.com

۸۹۶۷۷

محمد اشرف تنویر صاحب کا تعلق ضلع گجرات کے ایک معروف علمی و دینی گھرانے سے ہے۔

میاں محمد اشرف تنویر صاحب موصوف وطن عزیز کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے ایک درویش منش بزرگ اور خاندانِ سادات کے چشم و چراغ جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کی حیات و تعلیمات کو منظر عام پر لا کر اپنی علمی و دینی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت دیا ہے۔ میں اس کتاب پر میاں محمد اشرف تنویر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فاضل مرتب میاں محمد اشرف تنویر صاحب کو اس نیک کاوش پر اجر عظیم سے نوازے اور ان کو مزید اولیاء اللہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

لیفٹیننٹ کرنل سید سلطان محمود الحسن شاہ

ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

◆◆◆

Marfat.com

چند تاثرات

ممتاز قانون دان میاں محمد اشرف تنویر صاحب جنہیں علم و ادب سے گہرا شغف ہے، بہت اچھے انسان ہیں۔ میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور، پیجو کے، کے ایک صاحب حال اور درویش صفت دیانت و شرافت کے ہمالہ، سادات بخاری نقوی (اہلسنت والجماعت) کے فرزند ارجمند، حضرت پیر سید جان محمد سرکار (بابا جانے شاہؒ) کے صحیح معنوں میں جانشین اور حکیم سید اللہ حیات شاہ ابن سید شاہ بخاریؒ کے فرزند حضرت پیر سید کرامت علی شاہ صاحب (م ۲۰۰۰ء) کی سوانح حیات مرتب کی ہے جس میں انہوں نے اُن کی شخصیت کے کئی پہلوؤں کو سامنے رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ صدقہ نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید کرامت علی شاہؒ کے فرزندوں (سید روح الامین، سید طاہر الامین، سید وحید حامد) کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ حضرت سید کرامت علیؒ خودداری کا مجسمہ تھے۔ وہ واقعی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کرامت تھے، کہ انہوں نے عمر بھر اپنے آباؤ اجداد کے مسلک (امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ) کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

Marfat.com

الحمدللہ اب بھی اُن کے بیٹے اور بیٹی مسلک حقہ پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید استقامت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

حضرت سید کرامت علی شاہؒ کے راقم الحروف (سید محمد عبداللہ قادری ابن سید نور محمد قادری) کے ساتھ برادرانہ، دوستانہ مراسم تھے۔ فقیر اکثر اُن کے دولت کدہ پر جایا کرتا تھا۔ اُن کی اہلیہ میری پھوپھی زاد ہیں۔ میاں محمد اشرف تنویر صاحب کی تالیف، بہ سلسلہ جناب سید کرامت علی شاہ صاحب، بہت اچھی کاوش ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اُمید ہے قارئین، جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کے معتقدین اور متوسلین کے لئے کارگر ثابت ہوگی۔ میں میاں محمد اشرف تنویر صاحب کی اس کوشش پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

واہ کینٹ

سید محمد عبداللہ قادری

۱۵۔ مارچ ۲۰۰۸ء

◆◆◆

Marfat.com

حرفِ شیریں

اللہ رب العزت کا بے پایاں فضل وکرم ہے کہ اُسی کی توفیق وعنایت سے مجھے، جو اولادِ فخر بنی آدم، محسن انسانیت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا غلام ہے، خاندانِ سادات کے ایک عظیم المرتبت فرزندِ ارجمند قبلہ سید کرامت علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی کی تالیف وترتیب کی سعادت میسر آئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ختم نبوت کے بعد سے اب تک بندگانِ خدا کی رہنمائی اور رشد وہدایت کا سلسلہ اللہ کے مخلص اور منتخب اشخاص کے ذریعے جاری وساری ہے اور تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ صراطِ مستقیم کی شناخت کا ابدی اور دوامی قانون یہی ہے کہ جس راستے پر اللہ کے انعام یافتہ بندگان چلتے رہے وہی ہدایت اور فوز وکامرانی کا صراط ہے۔ قبلہ سید کرامت علی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے ہی چنیدہ بندگان خدا میں سے تھے جو بیک وقت خداشناسی اور خودشناسی کی مشعلیں ہاتھوں میں تھامے مخلوق خدا کی فکری اور عملی رہ نمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ اُن کے شب و روز اطاعت الٰہی اور

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجسم تصویر بن کر پیکر رشد و ہدایت میں ڈھلتے رہے ہیں۔ایسے بندگانِ خدا کا تذکرہ بھی عبادت سے کم نہیں ہوتا۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

میں دعا گو ہوں کہ رب کائنات میری اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور قبلہ سید کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ کا روحانی فیض تا ابد عوام الناس کو مستفیض کرتا رہے۔آمین!

میاں محمد اشرف تنویر

ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

◆◆◆

حرفِ سپاس

بلندیوں کے مکینو! بہت اُداس ہیں ہم
زمین پہ آ کے کبھی ہم سے گفتگو تو کرو!

محترم والد گرامی جناب قبلہ سید کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ صاحبِ کرامت اور درویش منش انسان تھے۔ حقیقی معنوں میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کے علاوہ اپنے جدامجد اور مرشد روحانی حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکار رحمتہ اللہ علیہ کے دیوانے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے اُن کے مزار شریف میں جھاڑو دیتے اور چراغاں کرتے۔ جب قبلہ محترم والد صاحب کے چند عزیزوں کے ظلم وستم سے تنگ آ کر ہمیں ننھیال جانا پڑا۔ جناب محترم قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے لیے یہ صدمہ انتہائی تکلیف دہ تھا۔ اولاد کسے عزیز نہیں ہوتی لیکن جناب قبلہ والد صاحب نے اسے سُنت ابراہیمی اور مشیت ایزدی سمجھ کر قبول کرلیا اور یوں جناب قبلہ والد صاحب نے اپنے جدامجد اور مرشد روحانی حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکار رحمتہ اللہ علیہ المعروف پیر جانے شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر بیٹھ کر بنی نوع انسان کی خدمت کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا اور ساری زندگی اُن کے لیے وقف کردی۔

ہمیں ننھیال کیوں جانا پڑا؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جب والدین یا

Marfat.com

بڑوں کی طرف سے ناانصافیاں ہوتی ہیں تو اولاد میں فتنے جنم لیتے ہیں۔ ہمارے قبلہ والد صاحب کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہم پر اُس وقت ہمارے والد صاحب کے بڑے بھائی صاحب کی طرف سے بے پناہ مظالم ڈھائے گئے جن کے چشم دید گواہ آج بھی موجود ہیں۔

میں یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ اُس وقت ہم پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ ایک طویل داستان ہے۔ بہرحال اب میں ان واقعات کو دہرانا مناسب نہیں سمجھتا۔ (ہاں اگر کبھی ضرورت پڑی تو ان سب واقعات کو ایک علیحدہ کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے گا)۔ ہمارے فاضل دوست جناب میاں محمد اشرف تنویر صاحب نے اپنی علمی بصیرت سے کام لے کر دانستہ طور پر اُن سے چشم پوشی اختیار کی ہے کیوں کہ اس کتاب کا مقصد اُن کو دہرانا ہرگز نہیں اور نہ ہی کسی کی تحقیر یا دل شکنی مقصود ہے۔

میں یہاں یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو ہوا سو ہوا کے مصداق ہمارے والد گرامی کے تمام عزیز و اقارب بلاشک وشبہ ہمارے لیے واجب القدر اور لائق صد احترام ہیں اور ہم انشاءاللہ تعالیٰ اُن کی عزت و احترام میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیں گے کیوں کہ ہم ہادی برحق رسالت مآب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشادِ مبارک سے بخوبی آگاہ ہیں۔ (جو ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے)

ہمارے لیے یہ ہی کافی ہے کہ جناب قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی بارگاہ ایزدی میں سر تسلیم خم کیے ہوئے لحہ بہ لحہ اپنی اولاد کے لیے دعائیں کرتے ہوئے بسر کی اور رب کائنات نے اُن کی دعاؤں کو قبول کیا۔ نہ صرف اولاد بلکہ ہزاروں لوگ اُن کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے اور ہو رہے ہیں اور انشاء

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہوتے رہیں گے۔"

جناب قبلہ والد گرامی سید کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ کا فیض نہ کسی فردِ واحد کے لیے مخصوص ہے بلکہ پوری انسانیت بالخصوص تمام اسلام کے نام لیواؤں کے لیے ہے۔ اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرے کہ قبلہ سید صاحب مجھے اِذن سونپ گئے ہیں۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ دنیوی مال و دولت کی ہوس میں من گھڑت بات کرتا ہے۔ جناب محترم والد صاحب نے بلا تفریق رنگ و نسل امیر و غریب، شاہ و گدا ہر کسی سے محبت کی اور امن و سلامتی کا درس دیا۔ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے پیروکار ہونے کی حیثیت سے کبھی کسی کی خواہش کو رد نہیں کیا اور یوں اپنا اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں لکھوایا، جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ لوگ آج بھی آپ کو یاد کر کے روتے ہیں۔

جب بھی کوئی آپ سے بچوں کے متعلق سوال کرتا تو فرماتے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ کریم ہی میرے بچوں کا وارث ہے۔ حقیقت میں ایسا ہی ہوا۔ بارگاہِ ایزدی میں ربِ کائنات نے اُن کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔

ہم اپنے ماموں جناب قبلہ سید نور محمد قادریؒ مرحوم، جناب قبلہ سید گلزار محمد مرحوم اور جناب قبلہ سید خلیل احمد شاہؒ صاحب کے از حد ممنون ہیں کہ جنہوں نے ننھیال میں اپنے بچوں کی طرح ہماری پرورش کی اور ہمیں اعلیٰ تعلیم سے نوازا۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے ان عظیم ہستیوں کو خراجِ تحسین پیش کر سکیں۔ آج بھی اُن کا دستِ شفقت ہمارے سروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عظیم ہستیوں کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین!

Marfat.com

جناب میاں محمد اشرف تنویر صاحب میرے بہترین دوست اور محسن ہیں۔ ممتاز قانون دان ہونے کے علاوہ ادب دوست اور ادب شناس بھی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ درجے کے انسان دوست ہیں۔ انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصدِ اولین گردانتے ہیں۔

ایک دن میں جناب میاں صاحب کی رہائش گاہ پر بیٹھا ہوا تھا، باتوں ہی باتوں میں میاں صاحب فرمانے لگے کہ میری یہ ایک دیرینہ خواہش ہے کہ میں آپ کے والد گرامی جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کے حالاتِ زندگی مرتب کروں۔ فرمانے لگے کہ میرے لیے یہ کام باعثِ رحمت بھی ہوگا اور باعثِ فخر بھی۔ جیسا کہ میاں صاحب نے 'حرفِ شیریں' میں بھی ذکر کیا ہے، مجھے میاں صاحب کی یہ بات سُن کر دلی مسرت ہوئی۔ میں جناب میاں محمد اشرف تنویر صاحب کا دلی طور پر ممنون ہوں کہ جنہوں نے جناب قبلہ والد صاحبؒ پر نہایت عمدہ کام کیا۔ اُن کی یہ کوشش قابلِ ستائش ہے۔

اللہ تعالیٰ ہادیٔ برحق رسالت مآب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جناب میاں محمد اشرف تنویر صاحب کو بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اُن کی اس کوشش کو بھی بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت بخشے اور میاں محمد اشرف تنویر صاحب موصوف کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین! بقول غالب:

دے دعا کو مری وہ مرتبہ حُسنِ قبول
کہ اجابت کہے ہر حرف پہ سو بار آمین

سید روح الامین

◆◆◆

حضرت قبلہ پیر سیّد جان محمد سرکارؒ
المعروف پیر جانے شاہ ولیؒ

قطب الارشاد، قطب الاقطاب، سعید ازل، نائب رسولؐ حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ المعروف پیر جانے شاہ ولیؒ حسینی سید ہیں۔ آپ دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے والد ماجد کا اسم مبارک حضرت سید اشرف شاہ صاحبؒ ہے۔ آپ بھی درویش منش بزرگ اور ولی اللہ تھے۔

حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ اپنے عہد کے بہت بڑے درویش اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ سُنی حنفی راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دونوں پوتے یعنی حضرت سیّد سید شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے جناب قبلہ سیّد محمد زاہد صاحب اور جناب قبلہ سیّد اللہ حیات صاحب دونوں بھائی مسلک اہلسنت وجماعت پر کاربند رہے۔

حضرت قبلہ پیر سیّد جان محمد سرکارؒ سے سینکڑوں کرامات منسوب ہیں۔ اللہ کریم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ پر خصوصی کرم فرمایا ہوا تھا۔ آپ اپنی زبان مبارک سے جو بھی فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ مولوی سیّد حبیب اللہ صاحبؒ (مدفون دربار شریف گجرات) کے داماد صوفی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت قبلہ پیر سیّد جان محمد سرکارؒ مجذوب بزرگ تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ کے پاس لایا گیا جس کو کوڑھ کا مرض لاحق تھا۔ حضرت قبلہ پیر سیّد جان محمد سرکارؒ اُس شخص کے کندھوں پر سوار ہو گئے۔ جوں جوں آپ اپنے پاؤں اور ہاتھوں کو حرکت دیتے تھے، اُس شخص کا کوڑھ کا مرض درست ہو گیا اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

حضرت قبلہ سیّد جان محمد سرکارؒ کے پاس ہزاروں لوگ آتے اور فیضیاب ہو کر واپس لوٹتے۔ آپ کے متعلق کوئی ایسی تصنیف نہیں ملتی جس میں آپ کے حالات و واقعات کو ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہو۔

الحمدللہ جناب قبلہ سید کرامت علیؒ شاہ صاحب کے فرزند ارجمند معروف محقق، ادیب اور نقاد جناب صاحبزادہ سیّد روح الامین صاحب خود اپنے جدِ امجد حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے متعلق ایک مستند کتاب تحریر کر رہے ہیں جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد منظر عام پر آ جائے گی۔

◆◆◆

Marfat.com

شجرۂ مبارک

جناب قبلہ سیّد کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ

جناب قبلہ سیّد کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شجرۂ مبارک تحریر کرنے سے قبل حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کر دیئے جائیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام دسویں امام ہیں۔ آپ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ مدینہ میں پیدا ہوئے۔ والدہ ثمانیہ مغربیہ ہیں۔ صاحب بحرالانساب نے سوسن مغربیہ لکھا ہے۔

سادات النقوی البخاری کے شجروں میں سوسن لکھا گیا ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۳۔ رجب ۲۱۴ھ میں ہوئی۔ آپ کا اسمِ مبارک علی، کنیت ابوالحسن الثالث القاب نقی وہادی ہیں۔ آپ نے ۴۱ برس عمر پائی۔ تیسری رجب ۲۵۴ھ میں انتقال فرمایا، سرمن رائے میں سکونت رکھتے تھے وہیں مزارِ مبارک ہے۔ معزبن متوکل

Marfat.com

عباسی نے زہر دلوایا۔

آپ کا قد مبارک متوسط تھا، چہرہ مبارک سرخ و سفید، دلکشا تھا، موٹی آنکھیں، ابرو چوڑے تھے۔ تنگی میں چہرہ مبارک کی زیارت سے فراخی نصیب ہوتی تھی۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کے ساتھ ذکرِ خدا جاری وساری رہتا تھا۔

شجرۂ نسب

حضرت امام علی نقی علیہ السلام

تاریخ پیدائش ۱۳ رجب ۲۱۴ھ　　　تاریخ وفات ۳ رجب ۲۵۴ھ

سیّد جعفر تواب

(وفات ۲۷۱ھ)

سید اسماعیل

(وفات ۳۲۰ھ)

سید عبدالرحمٰن

وفات ۳۵۲ھ

سید عبدالرحیم

وفات ۳۷۶ھ

سید غالب

وفات ۴۱۶ھ

Marfat.com

سید جلال

وفات ۴۳۵ھ

سید احمد

وفات ۴۷۷ھ

سید طالب

وفات ۴۹۸ھ

سید زین العابدین

وفات ۵۲۳ھ

سید جلال الدین

وفات ۵۸۴ھ

سید صدر الدین

وفات ۶۱۲ھ

سید غالب

وفات ۶۳۶ھ

سید ولی اللہ

وفات ۶۷۱ھ

سید نعمت اللہ

Marfat.com

وفات ۷۱۳ھ

سید فخر الدین

وفات ۷۵۳ھ

سید ابوالمبارک

وفات ۷۸۲ھ

سید فتح اللہ

وفات ۸۲۹ھ

سید حاجی دانیال

وفات ۸۹۶ھ

سید خواجہ

سید ابوالمعالی

سید عارف شاہ

وفات ۱۰۸۳ھ

سید شاہ محمد

سید میر کریم

سید کاظم علی

سید اشرف شاہ

Marfat.com

سید جان محمد سرکار

سیّد سید شاہ

سید اللہ حیات

سید کرامت علی شاہ

سیّد روح الامین | سید طاہر الامین | سید وحید حامد

◆◆◆

Marfat.com

جناب پیر سید کرامت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

مختصر حالات زندگی

خدائے ذوالجلال کا قانون قدرت ہے کہ وہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ ختم نبوت کے بعد اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے مختلف ادوار میں اپنے برگزیدہ بندوں کو بھیجتا رہا ہے۔ تاکہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی اور شریعت مطہرہ کی ترویج وتجدید ہوتی رہے۔ اور مسلمان جادہ حق سے منحرف ہو کر اپنی عاقبت خراب نہ کر بیٹھیں اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کو اپنے ہم عصروں کی تربیت واصلاح اور شریعت قدسیہ پر عمل واستقامت اختیار کرنے کا فریضہ سونپا۔ آپ موضع پیچو کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں 1937ء میں تولد ہوئے۔ اور بابا جی سرکار کے نام سے معروف ہوئے اور پھر تمام عمر اسی نام سے پکارے گئے۔

تعلیم وتزوج

جناب سید کرامت علیؒ نے ابتدائی تعلیم کلاسوالہ کے ایک سکول سے حاصل کی۔ دینی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ پاکستان آرمی میں مستقل ملازمت اختیار کر لی۔ لیکن اس کو بھی جاری نہ رکھ سکے۔ 1965ء کی جنگ میں حصہ لیا (تفصیل آگے ہے)

Marfat.com

بالآخر اپنے جد امجد اور مرشدِ رُوحانی حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ المعروف پیر جانے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف اور مخلوقِ خُدا کی خدمت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ آپ اپنے روحانی مرشد پیر جانے شاہ سرکار کے حقیقی معنوں میں عاشق تھے۔ عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ ساری عمر اپنے جد امجد پیر جانے شاہ ولیؒ کے مزار کے سامنے چار پائی پر نہیں بیٹھے بلکہ زمین پر صف بچھا کر بیٹھتے اور دربار شریف کی طرف پشت بھی نہ کرتے۔ اور اپنے ہاتھوں سے جھاڑو دیتے اور مزار شریف کی زیب و زینت کرتے۔

جناب سید کرامت علی صاحب کی شادی مسماۃ سیدہ شمیم اختر بنت سید محمد اعظم شاہ نواسی حضرت قبلہ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب مسکنہ چک نمبر 15 شمالی ضلع گجرات (موجودہ منڈی بہاء الدین) میں اہتمام پائی۔

سراپا

اعصاب غایت درجہ قوی اور مضبوط۔ قد طویل۔ رنگ گندم گوں کھلا ہوا۔ لباس سادہ اور نفیس زیب تن کرتے، آپ کی گفتگو غایت درجہ مدلل۔ سامعین میں سے کوئی بھی آپ کی آواز سے محروم نہ رہتا۔ آپ کا چہرہ مبارک جیسے انوارِ دو عالم کا صحیفہ۔ چشم مبارک بحرین تقدس کے نگینے۔ پیشانی مبارک وحدت کی تجلی کا ورق اور دندان مبارک جیسے یاقوت کی شعائیں غایت درجہ سفید اور ملے ہوئے اور سینہ مبارک معرفت الٰہی کا خزینہ تھا، سر مبارک پر ہمیشہ ٹوپی پہنتے۔

؎ دنیا کے سلاطین تیرے جاروب کشوں میں
عالم کے سکندر تیری چوکھٹ کے بھکاری

Marfat.com

اپنے جدامجد سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ کوئی بھی عقیدت مند آ تا تو فرماتے کہ پہلے آپ اندر جا کر فاتحہ خوانی کریں بعد میں میرے پاس آئیں۔

دربار شریف پر صفائی کے لیے کئی خادم تھے۔لیکن جناب سید کرامت علی شاہ صاحب اپنے ہاتھوں سے رنگ روغن کرتے ، چراغاں کرتے۔

یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کو جدامجد اور مرشد روحانی کی خدمت کا یہ صلہ ملا کہ آپ کی ساری اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوگئی اور آپ بھی ظاہری باطنی اوصاف سے متصف ہوئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ قبلہ سید جان محمد سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی ایک زندہ کرامت ہے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کے بچوں کو کبھی بھی تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیا۔اور آپ کا دست شفقت ہمیشہ ان کے سروں پر رہا۔

◆◆◆

Marfat.com

جناب سید کرامت علیؒ کا سسرالی خاندان

جناب قبلہ پیر سیّد کرامت علی شاہ صاحب کی زوجہ محترمہ سیّد محمد اعظم شاہ صاحب کی صاحبزادی اور حضرت قبلہ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔ حضرت حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحبِ کشف و کرامت بزرگ تھے، آپ ۱۸۵۷ء میں کشمیری محلہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام سید محمد چراغ شاہ تھا، سید محمد چراغ شاہ صاحب گجرات شہر سے متصل گاؤں بوکن میں پیدا ہوئے۔ آپ علامہ محمد اقبال کے والد گرامی شیخ نور محمد کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔

سید نذیر نیازی مرحوم اپنی مایہ ناز کتاب ''دانائے راز'' میں مولوی سید محمد چراغ شاہ صاحب کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

> ''محمد اقبال کے گھر کی فضا، کہ اپنے والد ماجد کو دیکھتے ان کے ہاں اہل دل جمع ہیں، محمد اقبال نے صرف اتنا کہا ہے کہ اس حلقے میں کتب تصوف کا مطالعہ ہوتا تھا لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ حلقہ کن بزرگوں پر مشتمل تھا۔ اتنا معلوم ہے کہ ان میں ایک سید چراغ شاہ صاحب بھی تھے۔ گجرات سے ترکِ وطن کر کے انہیں کے قریب کشمیری محلہ میں آباد ہوئے۔''

جناب قبلہ پیر سیّد کرامت علی شاہ صاحب کی زوجہ محترمہ کے نانا جان حضرت قبلہ حافظ سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحب بڑے مرتاض بزرگ تھے۔ تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول رہتے۔ کئی دفعہ رات کو کھڑے کھڑے قرآن مجید ختم کردیتے تھے۔

حضرت سید علی اکبر شاہ جمال پور سیداں (ضلع گجرات) اپنی کتاب ''گوہر منیر'' میں حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کا ذکر یوں کرتے ہیں:

''آپ قاضی سلطان محمود قادری آوان شریف کے عقیدت مند مرید اور خلیفہ تھے، حافظ صاحب عالمِ اجل ہونے کے علاوہ بڑے متمول اور صاحبِ حیثیت آدمی تھے۔ رمضان شریف میں نماز تراویح میں روزانہ چھ سپارے پڑھتے تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے دو تین بھینسیں ہمیشہ رکھتے تھے۔ دودھ خود بلوتے تھے اور مرشد کے فرمان کے مطابق چکی بھی پیستے تھے اور اس دوران درود شریف پڑھتے رہتے یا قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے۔''

حضرت قبلہ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی کئی کرامات مشہور ہیں۔

جنات بھی حافظ صاحب کے تابع فرماں تھے۔ ایک جن عبدالغنی نامی ایک مہیب اژدھا کی شکل میں حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حافظ صاحب بہت کم لوگوں کو مرید کرتے تھے آپ کی صحبت سے کئی لوگ فیض یاب ہوتے تھے۔ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

Marfat.com

لڑکے:۔

1- سید نور محمد قادری

نامور محقق و نقاد تھے۔ ماہر اقبالیات اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے 15 نومبر 1996ء کو وفات پائی۔

2- سید گلزار محمد قادری

آپ چک نمبر 15، شمالی ضلع منڈی بہاؤ الدین میں مقیم ہیں۔ زمیندارہ کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں جانی پہچانی معزز شخصیت ہیں۔(8/ اگست 2008ء کو وفات پا گئے ہیں)۔

3- سید خلیل احمد قادری

آپ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ گورنمنٹ پبلک ہائی سکول پنڈی کالو کلاں (ضلع گجرات) کے بانی اور ہیڈ ماسٹر ہیں۔

لڑکیاں:۔

1- سیدہ عزت جان دختر حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ صاحبؒ

آپ جناب پیر سید کرامت علی شاہ صاحب کی خوشدامن ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور متقی خاتون تھیں۔ ولیہ کاملہ تھیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادی ہے جو جناب قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحب کے عقد میں آئیں۔

2- سیدہ عظمت بی بی زوجہ سید محمد لطیف شاہ

3- سیدہ بلقیس زوجہ سید محمد حنیف شاہ صاحب

وفات حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب

آپ 5 دسمبر 941 ء کو 84 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

Marfat.com

آخری آرام گاہ چک نمبر 15 شمالی ضلع منڈی بہاؤالدین اپنے ذاتی قبرستان میں دفن ہیں، آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

حضرت قبلہ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب 1915ء میں چک نمبر 15 شمالی میں تشریف لائے تھے۔ آپ پلٹن نمبر 19 میں پیش امام تھے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے انہیں ایک مربع (125 ایکڑ) زمین الاٹ کی گئی تھی۔

نوٹ:۔ حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی حیات مبارکہ کا احاطہ ان چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ آپ پر تو ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ میں نے تو مختصراً پیر سید کرامت علی شاہ صاحب کے سسرالی خاندان کا تعارف کروایا ہے۔

جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کی خوشدامن صاحبہ سیدہ عزت جان انتہائی متقی، پارسا صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دیندار خاتون تھیں۔ ایک ولیہ کاملہ تھیں۔ آپ حضرت قبلہ حافظ سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے 1984ء میں وفات پائی اور اپنے والد گرامی حضرت حافظ سید محمد عبداللہؒ کے روضہ مبارک کے ساتھ چک نمبر 15 شمالی ضلع منڈی بہاؤالدین میں دفن ہیں۔

جناب قبلہ سید کرامت علیؒ اپنی خوشدامن صاحبہ کا بے حد احترام کرتے تھے اور اُن کو آپا جی کہہ کر پکارتے تھے۔ جب صاحبزادہ سید روح الامین صاحب پیدا ہوئے تو آپ کی خوشدامن صاحبہ نے حضرت قبلہ سید کرامت علیؒ سے کہا کہ آپ یہ بیٹا مجھے دے دیں تو قبلہ سید کرامت علی صاحب نے فرمایا کہ آپا جی روح الامین آپ ہی کا بیٹا ہے۔ ننھیال میں سید روح الامین نے بڑی محبت وشفقت سے پرورش پائی۔ سید روح الامین اپنی نانی اماں کے ساتھ گرمیوں کی چھٹیاں پیچو کے میں ہی آ کر گزارتے تھے۔

◆◆◆

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات

سیدہ عزت جان دختر حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب

''احترام عترت نبی رب''

۱۹۸۴ء

اُس خاندان میں ہوئی پیدا وہ خوش خصال — جس خاندان کا ہے ہر اک فرد با کمال
پرہیز گار و نیک سرشت و خجستہ خُو — باصدقِ تام عابدہؑ ربِ ذوالجلال
حق آشنا وہ دُخترِ زہراؑ، سعید بخت — حُبِ حبیب، شاہِ مدینہ سے مالا مال
عالی مقام نور محمدؐ کی بہن تھی — جس کی جہانِ علم میں کم یاب ہے مثال

طارقؔ سروشِ غیب کو کہتے ہوئے سُنا
''مغفورہ جلیل'' ہے اُس کا سنِ وصال

۱۴۰۴ھ

نتیجہ فکر

طارق سلطانپوری

حسن ابدال (اٹک)

◆◆◆

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات

سیدہ عزت جان دختر حافظ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب

O

ہو گئیں رُخصت بسوئے خُلد آج سیّدہ عزت کنیز شاہِ دیں
پیکر فقر و غنا و حق پرست صدق دل سے حامی دینِ متیں
سرورِ کونینؐ کے فیضان سے آج ہے وہ داخل خُلد بریں
از سرداد اُن کا سالِ ارتحال
''سیّدہ مغفورہ'' کہہ روح الامین

۱۴۰۴ھ

نتیجہ فکر

سیّد روح الامین

(نواسہ)

◆◆◆

مردِ غازی

جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کے ایک نہایت قریبی عزیز اور پیارے دوست جناب پیر سید محمد اسلم شاہ صاحب کہتے ہیں کہ جناب سید کرامت علی ایک صاف گو، فرض شناس محب الوطن آدمی تھے۔ بچپن میں ہی جذبۂ حب الوطنی سے سرشار تھے۔ آپ اکثر اوقات تاریخ کا مطالعہ کرتے رہتے اور بہادر لوگوں کی داستانیں بڑے غور سے سنتے اور پڑھتے۔ اکثر دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے رہتے کہ زندگی کا کوئی مقصد ہونا چاہیے جس سے زندگی کے آثار باقی ماندہ رہیں، اسی جذبہ سے آپ بچپن میں ہی تعلیم نامکمل کرتے ہوئے بوائز کمپنی میں بھرتی ہو گئے۔ ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد وہ ایک کامیاب محب الوطن فرض شناس سپاہی کی حیثیت سے اپنے افسروں کی نظروں میں روز روشن کی طرح عیاں ہوئے۔ بچپن میں ہی خیال تھا کہ میں پاک سرزمین کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کروں یا ایک کامیاب جنگ دشمن کے ساتھ لڑ کر غازی کی حیثیت سے اپنی سرحدوں کو چھوڑوں۔ آخر ایک رات دشمن نے بغیر اعلان کئے 1965ء کو مسلمانوں کی غیرت کو للکارا جس سے سربراہ وقت نے اعلانِ جنگ کرتے ہوئے فرمایا ''اے پاکستانی سپاہیو آج ہم پر ایک مکار دشمن نے بغیر اعلانِ جنگ ہم پر جنگ مسلط کر دی ہے لہٰذا میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ لا

Marfat.com

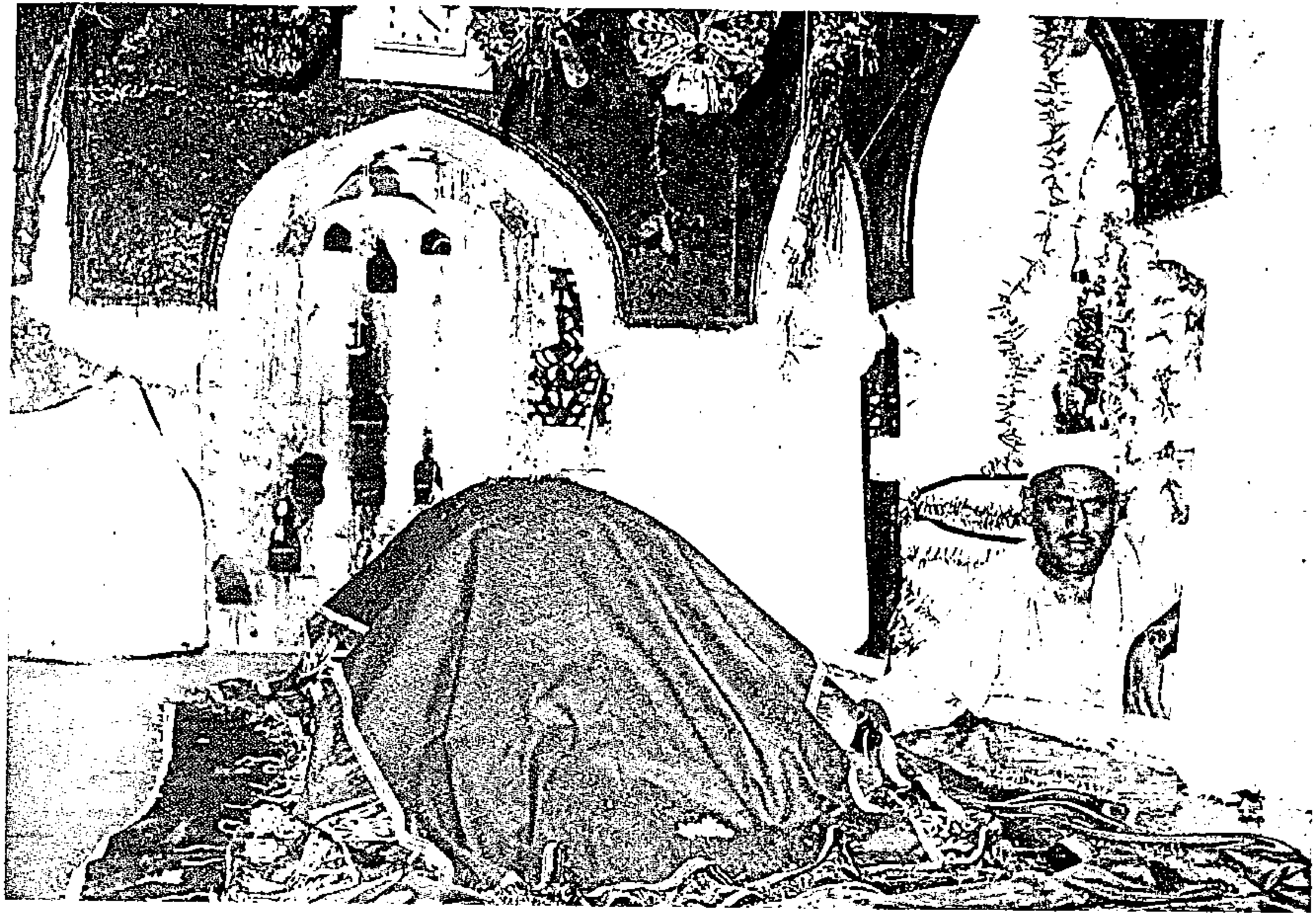

جناب پیر سید کرامت علیؒ اپنے جدِ امجد اور روحانی مرشد حضرت قبلہ سید جان محمد سرکارؒ کے مزار شریف کے ساتھ بیٹھے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے ایسا بھرپور حملہ کرو کہ دشمن کو کبھی ایسا کرنے کی دوبارہ جرأت نہ ہو، سربراہ وقت کے حکم سے فوجیں سرحدوں پر تعینات کر دی گئیں جن میں جناب سید کرامت علی بھی اگلے مورچوں پر اپنی ڈیوٹی دورانِ جنگ سرانجام دیتے رہے۔ آخر کئی دن جنگ کے بعد پاکستانی بہادر فوج نے اپنے سے کئی گنا ہندوستانی فوج کا حملہ پست کر کے کئی سو مربع میل کا رقبہ فتح کر لیا اور جو جناب سید کرامت علیؒ کی دیرینہ خواہش تھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی وہ ایک کامیاب جنگ لڑنے کے بعد ایک غازی سپاہی کی حیثیت سے اپنی فتح کے نقارے بجاتے ہوئے اعلیٰ افسر کے حکم سے سرحدوں کو چھوڑ کر واپس آئے۔ آج وہ بیشک ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کے کئی ایک کارنامے ہیں جو ہم میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ انہوں نے چونڈہ سیکٹر کی طرف سے جنگ میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے۔ آمین ثم آمین!

◆◆◆

Marfat.com

سخاوت

جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کی زندگی کا امتیازی وصف اُن کی سخاوت تھی۔ غریبوں اور مسکینوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کا زیادہ تر بیٹھنا بھی انہی میں ہوتا تھا۔ نمودونمائش سے پاک زندگی کے مالک تھے، کسی کے دکھ تکلیف کا علم ہوتا جب تک اس کا مداوا نہ کر لیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے، عقیدت مند جو بھی نذر نیاز لے کر آتے اسی وقت حاضرین محفل میں بانٹ دیتے۔

یہاں تک کہ اکثر گھر سے باہر جاتے تو اپنے جوتے تک دے آتے اور خود ننگے پاؤں آجاتے۔ سینکڑوں لوگوں نے آپ کے دیئے ہوئے تحائف کو بطور تبرک رکھا ہوا ہے، لالچ اور ہوس کا تو نام ونشاں نہ تھا۔ طبیعت میں فیاضی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دوسروں کی مدد کرتے اور ساتھ ان کی عزت نفس کا بھرپور خیال رکھتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم تھا۔ کہ جو بھی ملتا راہ خدا میں خرچ کر دیتے۔ گاؤں میں کوئی غریب یا بیوہ ہوتی تو خاموشی سے اس کے گھر جا کر دے آتے۔ آپ حد درجہ سخی تھے۔ آپ کی سخاوت کی سینکڑوں مثالیں ہیں۔

چھچھر والی سٹاپ پر ایک بابا جی جوتے مرمت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی جناب سید صاحب یہاں آتے مجھے ضرور ملتے۔ جوتا تو پالش کروانے کا ایک

بہانہ ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ انتہائی سادگی پسند تھے۔ جوتا پالش کرواتے اور جیب میں ہاتھ ڈالتے۔ جیب میں جو بھی ہوتا دوسو یا چارسو سارے کے سارے مجھے دے جاتے۔ سخاوت کا یہ عالم تھا، عقیدت مند جو آپ کے پاس دور دراز سے آتے، واپسی پر کرایہ بھی آپ انہیں اپنی جیب سے دیتے۔ جو بھی عقیدت مند قیمتی سے قیمتی چیز آپ کی نذر کرتا آپ اسی وقت حقداروں میں بانٹ دیتے اور دوسروں کو کھلا کر خوشی محسوس کرتے۔ فرماتے کہ یہ چیزیں میری نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ مجھ سے زیادہ آپ ان کے حقدار ہیں۔ آپ بڑی نفیس اور اعلیٰ طبیعت کے مالک تھے۔

جناب سید کرامت علیؒ صاحب کا مسلک

حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکار رحمتہ اللہ علیہ سنی حنفی مسلمان تھے۔ قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے والد صاحب جناب قبلہ سید اللہ حیات اور چچا جناب قبلہ سید محمد زاھد رحمتہ اللہ علیہ بھی پکے سنی حنفی مسلمان تھے، لہٰذا حضرت قبلہ پیر سید کرامت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے بزرگوں کی طرح مسلک اہلسنت و جماعت پر کاربند رہے۔

آپ کے دل میں محبت اہل بیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ فرماتے کہ جو شخص اھل بیت سے کسی بھی قسم کا بغض رکھتا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے فرماتے کہ دین کی بنیاد ہی حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا میں اپنا اور اپنے عزیز واقارب کا خون دے کر رکھی۔

جب بھی آپ کے سامنے واقعۂ کربلا کا ذکر ہوتا تو جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے۔

Marfat.com

؎ دیکھ اے شام غریباں وہ مسافر ہوں میں
جس کا گھر بار نہیں جس کو وطن یاد نہیں

جناب سید صاحب صحابہ کرامؓ سے بھی دلی عقیدت و محبت رکھتے تھے فرماتے کہ جن صحابہؓ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت و توقیر عطا فرمائی ہے۔ ہمیں ان کی شان میں گستاخی کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حدیث مبارکہ ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جو بھی ان کی طرف دیکھے گا وہ ہدایت اور روشنی پائے گا۔ جنابؒ سید کرامت علی رحمتہ اللہ علیہ کی جس خاندان میں شادی ہوئی وہ بھی ضلع گجرات کا ایک معزز صاحب علم و حکمت اور صاحب ثروت خاندان گردانا جاتا ہے۔

حق گوئی

جناب سید کرامت علی شاہ صاحبؒ حق گو تھے۔

؎ اپنے بھی ہیں خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

حق بات کہنا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا شیوہ ہوتا ہے، جناب قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحب کی حیات مبارکہ کا یہ سب سے امتیازی وصف تھا۔ سچی بات منہ پر بغیر کسی خوف کے کر دیا کرتے تھے۔

حلقہ احباب

جناب سید صاحب کا حلقہ احباب بہت ہی زیادہ وسیع تھا، جو بھی آپ کی صحبت میں آ کر بیٹھتا۔ آپ کا دیوانہ ہو جاتا تھا، بذلہ سنج اور لطیفہ گو بھی تھے۔ لطیفے سنا

Marfat.com

سنا کربھی حاضرین محفل کولطف اندوز کرتے۔چہرہ نورانی تھا۔گفتگو بڑی صاف صاف فرماتے۔جب جلال میں آتے تو کوئی بھی ان کے سامنے آنے کی جرات نہ کرتا۔

آپ نہایت ہی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے،نوجوانوں سے خصوصی محبت فرماتے۔بچوں سے بہت پیار کرتے۔عورتوں کو پردے کی خصوصی تلقین فرماتے۔ عورتوں کی بے پردگی کے زبردست خلاف تھے۔

وصال شریف

اب آپ کی عمر مبارک 63 سال سے تجاوز کر رہی تھی،اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خواہش پوری ہوتی نظر آ رہی تھی۔ چنانچہ بغیر کسی علالت کے آپ ۲۔صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بروز اتوار اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس ِ فرمانِ جنابِ مصطفےٰ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہ ہا برخاک او پاشیدمے

آپ گاؤں کے قریب بوائز سکول کے ساتھ تھہ والا قبرستان میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ دفن ہیں۔

◆◆◆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۲

قطعۂ تاریخ وصال

محترم المقام جناب پیر سیّد کرامت علی شاہ قبلہ قدس سرہٗ العزیز

رحلت: ۲۔ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بمطابق ۷۔ مئی ۲۰۰۰ء بروز یکشنبہ (اتوار)

رَبَّنَا آتِنا فِی الدُّنیا حَسَنۃً وَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذابَ النَّارہ

نگینِ علم سیّد کرامت علی شاہ

۱۴ ہجری ۲۱

آج کچھ بے کیف و افسردہ سی نہ ہو کیوں کائنات؟ — چل دیا سُوئے عدم ہے آہ اِک عزت مآب

مجلسِ رُشد و ہُدیٰ کی رونقیں معدوم ہیں — ہر دل درد آشنا ہے آہ وقفِ اضطراب

فیضیابِ حاملِ فرقاں تھا وہ بیدار بخت — تھی فروزاں اُس کے دل میں شمعِ اُمّ الکتاب

دین و ملّت کا تقدس ہو رہا ہے پائمال — ہو گیا جدت طرازی کا ہے برپا انقلاب

اہلِ تسلیم و رضا کا بھی عجب دستور ہے — تارکِ احکامِ دیں ہو کر ہوئے وہ بے نقاب

ہاں وحید و طاہر و روح الامیں کوثر سبھی — ہیں غم و رنج و محن سے مضطرب وہ بے حساب

ہاں سنِ وصلِ نقیبِ ملتِ بیضا فِدؔا!

ہے ندا یہ عرش سے آئی، کرامت علی والا خطاب

۱۴ ہجری ۲۱

ابو الطاہر فدا حسین فِدؔا

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''مہر و ماہ'' لاہور

❖❖❖

قطعہ تاریخ وفات

جناب سید کرامت علی شاہ صاحب

''بندہ ودُود'' رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۱ھ

○

وہ مردِ باکرامت اُس کا آخر — ہوا لبریز جامِ عمر حیات
وہ تصویرِ کمالات و فضائل — مجلّی پیکرِ اوصاف و حسنات
وہ فردِ خاندان بوترابی — عیاں دنیا پہ ہیں جس کے مقامات
پدر روح الامین کا وہ مکرم — کر اُونچے اور یارب اُس کے درجات
خُدا اُس پاک باطن مردِ حق کو — عطا فرمائے جنت کے محلات
بنے گلزار فردوس اُس کی تربت — درخشندہ ہو اُس کی قبر کی رات
وصال صاحب عز و کرامت — ہے طارق سن ''وہ فخر و ناز سادات''
۱۴۲۱ھ
سن وصل اُس کا طارق عیسوی بھی — کہا ''زیبا متاع باغ سادات''
۲۰۰۰ء

نتیجۂ فکر

طارق سلطانپوری

حسن ابدال (اٹک)

❖❖❖

کرامت علی نامہ

بہ مناسبت درگذشت مرحوم مغفور سید والا تبار و عالی مقدار

حضرت آقای پیر سید کرامت علی شاہ

پدر گرامی جناب آقای صاحبزادہ سید روح الامین شاہ

مدیر ماہنامہ ''رزم نو'' گجرات پاکستان

وفات ۷ مئی ۲۰۰۰ء

O

محب جہان شد کرامت علی — شہنشاہ جان شد کرامت علی
بہ صدق و بہ رأفت چو اوکس نبود — کہ روشن رواں شد کرامت علی
ھمو پیر و سید ھمو شاہ جان — بہ خوبی نشان شد کرامت علی
پدر سید اللہ حیات، شریف — پدر را امان شد کرامت علی
پدر از بزرگان عشق و ادب — بہ جنت روان شد کرامت علی
شدہ مرشدش جلوۂ عاشقی — چو دارالامان شد کرامت علی
ہمان ''جان محمدؐ'' کہ سرکار ماست — سخندان جان شد کرامت علی
چو ''روح الامین'' سید پاکدل — دلش نغمہ خوان شد کرامت علی

Marfat.com

دگر ''سید طاہر'' است و ''امین'' — سرود جوان شد کرامت علی
''وحید حامد'' آن سید پاکباز — گل بوستان شد کرامت علی
''کرامت علی شاہ'' دانا سرشت — کریم جہان شد کرامت علی
ولی اللہ آمد بہ دنیای ما — مہ گل فشان شد کرامت علی
بہ میدان عشق و محبت چوگل — چو برگ خزاں شد کرامت علی
وزیر و امیر و شریف و عزیز — بہ دارالجنان شد کرامت علی
چو از ملک دنیا برفت شاہ ما — بہ ''ابجد'' بیان شد کرامت علی
''کرامت علی شاہ روی بہشت'' — وفاتش نشان شد کرامت علی
۲۰۰۰ء

''کرامت علی شاہ بی خار گل'' — سوی باغ جان شد کرامت علی
۲۰۰۰ء

کرامت علی شاہ سپہدار خان'' — وفاتش عیان شد کرامت علی
۲۰۰۰ء

کرامت علی شاہ طور وفا — سوی بوستان شد کرامت علی
۱۳۷۹

''کرامت علی شاہ سلیمان مکان'' — شاہ کاروان شد کرامت علی
۱۳۷۹

''کرامت علی شاہ دریا نوال'' — صدای اذان شد کرامت علی
۱۳۷۹

''کرامت علی شاہ افروز گل'' — بہشتی مکان شد کرامت علی
۱۴۲۱ھ

''کرامت علی شاہ بزرگان دین'' — مہ ہم عنان شد کرامت علی
۱۴۲۱ھ

Marfat.com

"کرامت علی شاہ جام منیر" : ز دیدہ نہان شد کرامت علی
۱۴۲۱ھ

دریغا کہ رفت آن امیر کرم   سر شکم روان شد کرامت علی
مزارش پراز رحمت و مغفرت   کہ در آسمان شد کرامت علی
"رھا" ہم بہ زودی رود پیش او   سفیر امان شد کرامت علی

سرودہ: ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی "رھا"
۲۰۰۲/۸/۱۲م (اسلام آباد)

حروفچین: محمد عباس بلتستانی

❖❖❖

Marfat.com

کرامت نامہ

ای شاہِ کرامت، کرامت علی
سلامی بہ نامت، کرامت علی
تو کر دی بہ عرفان و علم و یقین
شہان را غلامت کرامت علی
بہ صدق و صفا و بہ کردارِ خوب
تو بودی علامت کرامت علی
شہِ شاہِ خوباں روح الامین
تو بودی امامت کرامت علی
تو رفتی بہ جنت و دریا فتی
بہشتی مقامت کرامت علی
کرامت علی شاہِ روی بہشت

۲۰۰۱ء

مقامی سلامت کرامت علی
سلامی ز اقبالِ شاہد، تُرا
رسد تا قیامت کرامت علی

ڈاکٹر محمد اقبال شاہد

شعبۂ فارسی

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور

❖❖❖

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

''حبیب اِلٰہ پیر سیّد کرامت علی شاہ''

۱ ۴ ۲ ۱ ھ

''بلبلِ خوش نوا فخرِ آلِ نبیؐ'' سیّد پاک باطن کرامت علیؒ
۲۰۰۰ء

تھا وہ ارفع سیر پیکر آ گہی
باوفا پارسا زاہد و متقی

لُطفِ جانِ محمدؐ سے تھا بہرہ یاب
جس کو بخشا تھا حق نے مقامِ جلی

دو تھی ماہِ صفر کی دن اتوار کا
اِس جہاں سے اُٹھا وہ خدا کا ولی

اُس کی فرقت میں ہیں اہلِ دل سوگوار
اب نہ آئے گی صورت نظر وہ کبھی

ہوں شفیع اُس کے خود شاہِ کون و مکاںؐ
باغِ جنت میں پائے وہ آسودگی

سال رحلت کہو تم یوں فیض الامین
''آسمان جاہ تھے سید کرامت علیؒ''
۱۴۲۱ھ

''ظلِ رحمان کرامت علیؒ'' وہ کہے
۲۰۰۰ء
جس کو ہو جستجوئے سنِ عیسوی

از قلم
صاحبزادہ فیض الامین سیالوی (ایم۔اے)
مونیاں ٹھیکریاں، ضلع گجرات

❖❖❖

Marfat.com

جنابِ سیّد کرامت علیؒ شاہ صاحب کی اولاد

صاحبزادگان :

- سیّد روح الامین (ایم۔اے، بی ایڈ، متعلم پی ایچ ڈی)
- سیّد طاہر الامین (ایم۔اے انگریزی، بی۔ایڈ، E.L.T.)
- سیّد وحید حامد (ایم۔اے)
- سیّد اشتیاق حسین (وفات بعمر ایک سال)

صاحبزادی :

- سیّدہ افضال کوثر (بی۔اے، بی۔ایڈ)

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد روح الامین

(ممتاز نوجوان محقق، دانشور اور ادیب)

اللہ تعالیٰ نے جناب قبلہ سید کرامت علیؒ کو چار صاحبزادوں اور ایک صاحبزادی سے نوازا۔ ایک صاحبزادہ سیّد اشتیاق حسین ایک سال کی عمر میں ہی وفات پا گئے۔ جناب سیّد کرامت علیؒ کو اپنے بچوں سے بہت زیادہ پیار تھا۔ سب سے بڑے صاحبزادے سیّد روح الامین نے پرورش ہی اپنی نانی اماں کے پاس پائی۔ ننھیال میں بڑے ناز و نعم سے ان کی تعلیم و تربیت کی گئی۔

جناب سیّد قبلہ کرامت علیؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے جناب سیّد روح الامین صاحب کا شمار اس وقت وطن عزیز کے ممتاز ادباء و محققین میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب سیّد روح الامین صاحب کو اس عمر میں جس عزت و توقیر سے نوازا ہے وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس وقت جناب سید روح الامین صاحب کی دس کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

1- پانچ دریا 1996ء

دیباچہ: جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال

Marfat.com

2- اُردو ہے جس کا نام 2004ء

پیش لفظ: پروفیسر فتح محمد ملک

ابتدائیہ: ڈاکٹر طاہر تونسوی

فلیپ ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر وحید قریشی

ڈاکٹر فخر الحق نوری، ڈاکٹر معین الدین عقیل

3- اُردو، ایک نام محبت کا 2005ء

پیش لفظ: ڈاکٹر فرمان فتح پوری

ابتدائیہ: ڈاکٹر محمد علی صدیقی

فلیپ : فرخ زہرا گیلانی

4- اُردو بطور ذریعہ تعلیم 2006ء

ابتدائیہ: ڈاکٹر جمیل جالبی

پیش لفظ: ڈاکٹر محمد علی صدیقی

حرفے چند: ڈاکٹر روبینہ ترین

فلیپ: پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر انوار احمد

ڈاکٹر رشید امجد

5- اُردو لسانیات کے زاویے 2007ء

ابتدائیہ: ڈاکٹر رشید امجد

فلیپ: ڈاکٹر سعید مرتضیٰ زیدی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری

Marfat.com

6- اُردو کے لسانی مسائل 2007ء

ابتدائیہ: ڈاکٹر محمد علی صدیقی

فلیپ: ڈاکٹر رشید امجد

7- اقبال: شاعری اور فکر و مقام 2007ء

ابتدائیہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل

فلیپ: ڈاکٹر روبینہ ترین، ڈاکٹر شاہد حسن رضوی

ڈاکٹر جمیل جالبی

8- اُردو تاریخ و مسائل 2007ء

پیش لفظ: پروفیسر فتح محمد ملک

فلیپ: ڈاکٹر فرمان فتح پوری

9- اُردو کے دھنک رنگ 2008ء

اُردو کے دھنک رنگ ڈاکٹر محمد علی صدیقی

پیش لفظ: ڈاکٹر رشید امجد

10- اقبال: فکر و فن 2008ء

ابتدائیہ ڈاکٹر سلیم اختر

فلیپ: ڈاکٹر نجیب جمال

سیّد رُوح الامین کی تحقیقی و تنقیدی کتب

Marfat.com

سید روح الامین کی تحقیقی و تنقیدی کتب

Marfat.com

روزنامہ نوائے وقت کے بانی وچیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی، سپریم کورٹ آف پاکستان کے
چیف جسٹس (ر) ڈاکٹر نسیم حسن شاہ، ممتاز ناول نگار بشریٰ رحمٰن اور سید روح الامین

Marfat.com

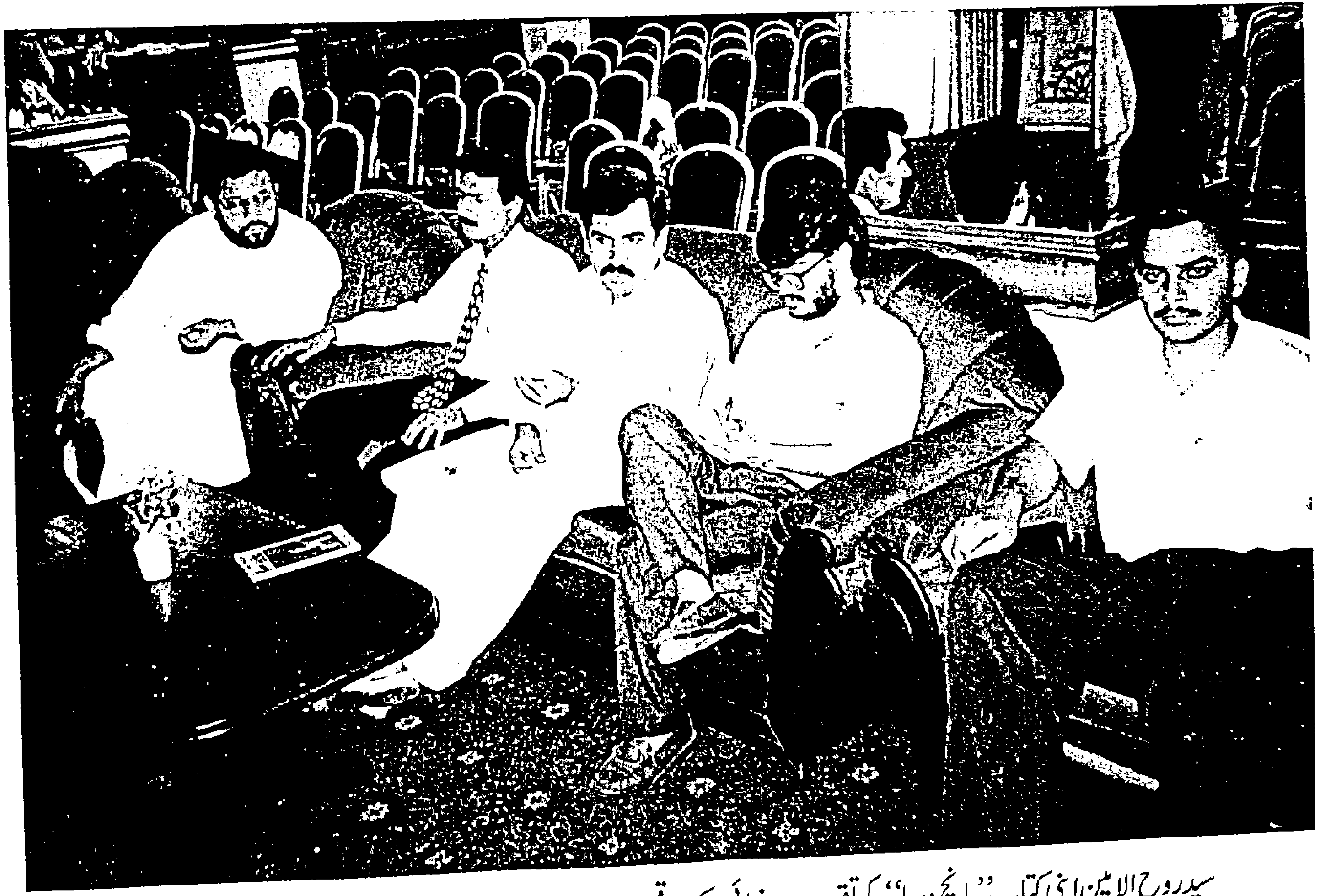

سید روح الامین اپنی کتاب ''پانچ دریا'' کی تقریب رونمائی کے موقع پر روزنامہ ''نوائے وقت'' کے صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے

Marfat.com

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس (ر) ڈاکٹر نسیم حسن شاہ اور سید روح الامین

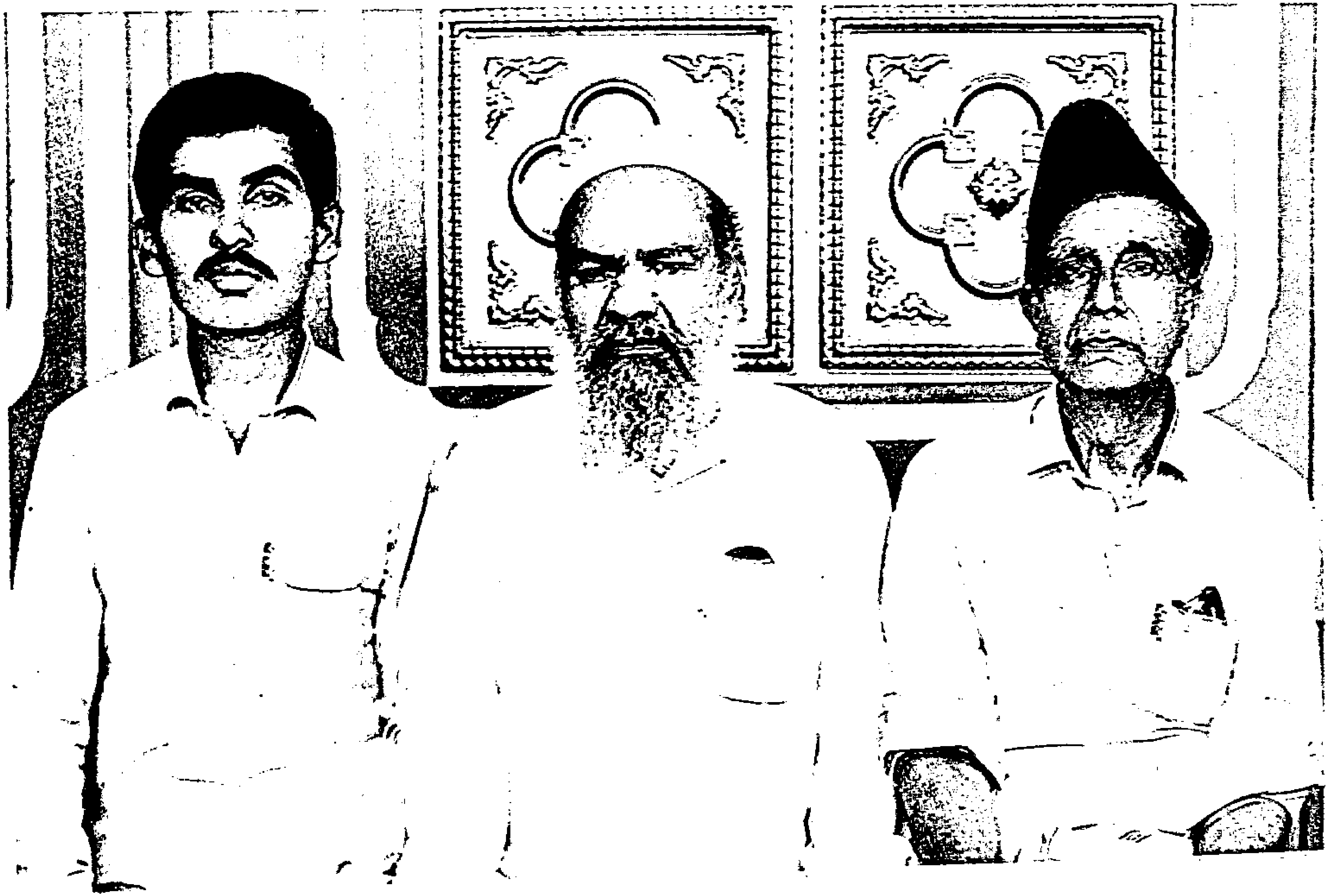

ممتاز و معروف شاعر ابوالطاہر فدا حسین فدا، ممتاز عالم، محقق حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور سید روح الامین

Marfat.com

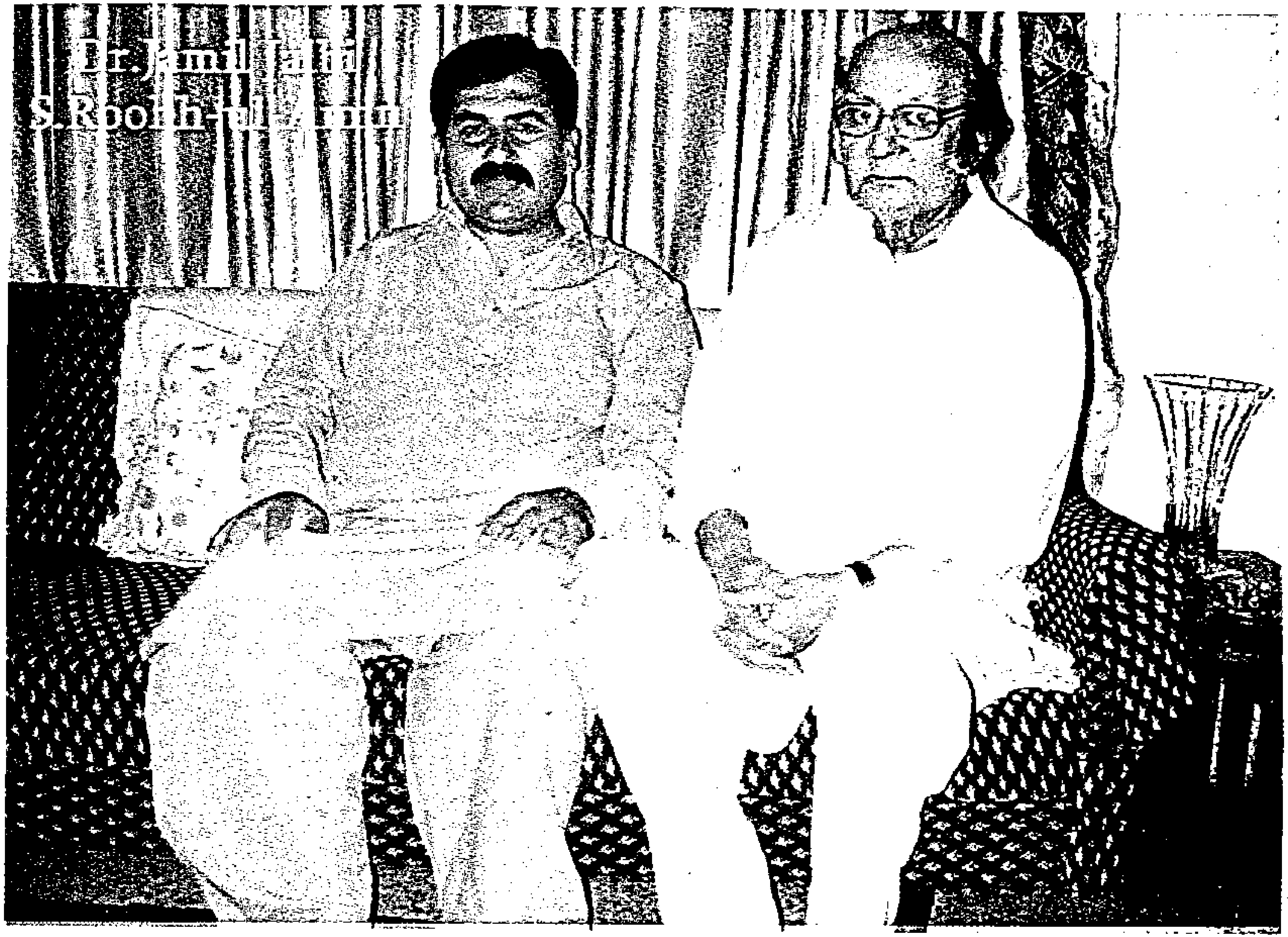

”تاریخ ادب اردو“ کے مستند مورخ اور ممتاز ادیب، محقق، نقاد جناب ڈاکٹر جمیل جالبی اور سید روح الامین

Marfat.com

Marfat.com

اعترافِ فن

1- کتابِ سپاس مرتبہ: سارہ عنبر 2007ء

2- ایم۔اے اُردو کا تحقیقی وتنقیدی مقالہ، سیّد روح الامین (گنجینۂ زبان وادب)
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، 2007ء

3- اُردو کا ایک سپاہی، از پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس، شعبۂ اُردو جامعہ کراچی،
روزنامہ 'نوائے وقت' 15 جون 2007ء

4- تحریک نفاذ اُردو اور سیّد روح الامین/ڈاکٹر شاہد حسن رضوی
روزنامہ 'نوائے وقت' 25 مئی 2007ء

5- اُردو زبان کا خدمت گزار۔ سیّد روح الامین/ڈاکٹر عبدالکریم خالد
ماہنامہ 'قومی زبان' کراچی، فروری 2007ء۔

6- اُردو محبت کی زبان/ڈاکٹر سعید مرتضیٰ زیدی
ماہنامہ 'ماہِ نو' 2007ء

7- بساط ہوائے دل پر ایک تازہ وارد/پروفیسر قاسم حسین رضوی
سہ ماہی 'الزبیر' شمارہ نمبر 2، 2007ء

8- اے راہ نوردِ شوق/ڈاکٹر عبدالکریم خالد
ماہنامہ 'ماہِ نو' لاہور

Marfat.com

سید روح الامین کے بارے میں تحریر کیے گئے طوالت کے خوف سے ان چند مقالات کا ذکر کیا گیا ہے جو اُن کی خدمات کے حوالے سے اصحاب علم و دانش نے رقم کیے ہیں۔

سید روح الامین کی پہلی کتاب 'پانچ دریا' کی تعارفی تقریب 22 جولائی 1996ء کو ہالیڈے ان لاہور میں منعقد ہوئی جس میں چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ، روزنامہ 'نوائے وقت' کے چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی اور محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ نے شرکت کی۔ اس تقریب کی رپورٹ دیگر قومی اخبارات کے علاوہ 'دی نیشن' میں بھی شائع ہوئی۔

جناب سیّد روح الامین صاحب کی کتابیں اس وقت بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد کے ایم۔ اے (اُردو)، ایم۔ فل اور پی ایچ ڈی کے نصاب میں شامل ہیں۔ میری نظر میں سید روح الامین صاحب کے لیے یہ ایک بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔

2006ء میں ملتان کے ایک کالج کی پروفیسر محترمہ سارہ عنبر صاحبہ نے سید روح الامین صاحب کی ادبی خدمات کے حوالے سے ایک کتاب 'کتابِ سپاس' تحریر کی جو بیکن بکس ملتان سے شائع ہوئی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے جناب سید روح الامین صاحب کی کتابوں کے حوالے سے ایم۔ اے اُردو کی سطح پر ایک تحقیقی و تنقیدی مقالہ کرایا ہے۔ یہ مقالہ کتابی شکل میں بھی "سید روح الامین۔ گنجینۂ زبان و ادب" کے نام سے منظرِ عام پر آ چکا ہے۔ دو یونیورسٹیاں

اس وقت مزید جناب سید روح الامین صاحب کی ادبی خدمات کے حوالے سے ایم۔ اے کے تحقیقی مقالات کروا رہی ہیں۔

وطنِ عزیز کے تمام رسائل، جرائد اور اخبارات میں جناب سید روح الامین کے بارے میں مضامین و مقالات شائع ہو رہے ہیں۔ سید روح الامین کے بارے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ تفصیل میں جانے سے کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی کیونکہ اُن کے بارے میں تو کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن کے انٹرویوز جو روزنامہ 'جنگ' 27 اپریل 2007ء اور روزنامہ 'نوائے وقت' میں 13 جون 2008ء کو شائع ہوئے، وہ من و عن قارئین کے سامنے پیش کر دیئے جائیں۔

Marfat.com

سیّد روح الامین اور اُردو زبان

انٹرویو......روزنامہ 'جنگ' 27 اپریل 2007ء

گجرات میں مقیم محقق اور ادیب سید روح الامین چھ کتابوں کے مصنف ہیں جبکہ ''سپاس'' کے نام سے ایک کتاب سارہ عنبر نے ان کے فن اور شخصیت پر مرتب کی ہے۔ ان کی چھ کتابوں میں 'پانچ دریا'، 'اردو ہے جس کا نام'، 'اُردو ایک نام محبت کا'، 'اردو بطور ذریعہ تعلیم'، 'اردو لسانیات کے زاویے'، 'اقبال۔ شاعری اور فکر و مقام' شامل ہیں۔ ان کی پہلی کتاب ۱۹۹۶ء میں جبکہ آخری کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اُردو کے حوالے سے ان کی چار کتابیں مختلف یونیورسٹیوں کے ایم۔ اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے اُردو کے نصاب میں شامل ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں ''سیّد روح الامین اُردو کی علمی ادبی اور تعلیمی حیثیت کو مستحکم کرنے کے لئے ایسی کتابیں شائع کر رہے ہیں جنہوں نے اُردو کے شیدائیوں سے داد وصول کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، پروفیسر شریف کنجاہی، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر رشید امجد، ڈاکٹر طاہر تونسوی، فرخ زہرا گیلانی اور ڈاکٹر سید شبیہ الحسن نے ان کے تحقیقی کام کو سراہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک انٹرویو میں انہوں نے اردو زبان و ادب کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

سید روح الامین نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ چک نمبر 15 شمالی ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ ننھیال میں ان کے جد امجد حضرت حافظ سید

Marfat.com

محمد عبداللہ شاہ صاحب ایک صاحب کرامت بزرگ تھے۔ علم و ادب سے دلچسپی بچپن سے تھی لیکن 1982ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات ہوئی تو زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ ادبی ذوق ان کی تربیت کا مرہونِ منت ہے۔

''تحریک نفاذ اُردو'' کے بارے میں سید روح الامین نے کہا کہ اُردو ہماری قومی زبان ہے اور ہماری قومی شناخت کا حوالہ ہے لیکن افسوس ہے کہ افسر شاہی سے تعلق رکھنے والے بعض حلقے اُردو کے حق میں نہیں۔ میں نے تحریک نفاذِ اُردو اس وقت شروع کی جب میرے ذہن میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ یہاں کے باشندوں کے درمیان قومی وحدت کے احساس کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تحریک نفاذ اُردو کا بھرپور آغاز کیا جائے۔

پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء میں قومی اور دفتری زبان کے نفاذ کے لئے پندرہ برس دیئے گئے تھے ہم تو اس کے بعد بھی پندرہ برس ضائع کر چکے ہیں۔ میرے نزدیک ملک میں اُردو کا عملی طور پر قومی زبان کے طور پر نفاذ ایک قومی خدمت ہے۔ ہماری تحریک کا بنیادی مقصد اپنی قومی شناخت کو بحال کرنا ہے۔ پاکستانی قوم دراصل اُردو زبان سے دلی محبت کرتی ہے اور اسے عدالتی اور دفتری زبان کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہے لیکن بعض مخصوص حلقے اس کے مخالف ہیں۔ سردار عبدالرب نشتر جب گورنر تھے تو انہوں نے مجلس زبان دفتری قائم کی تھی مگر افسر شاہی نے اس پر عمل نہ کیا اس طرح بعد ازاں اُردو لغت بورڈ، انجمن ترقی اردو، مجلس ترقی ادب، اردو سائنس بورڈ، مقتدرہ قومی زبان اور دیگر کئی ادارے بنائے گئے لیکن عملاً انہیں بھرپور کام کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔

Marfat.com

سید روح الامین نے بتایا کہ ان کی کتاب اُردو ''ایک نام محبت کا'' میں قومی سطح پر اُردو کا ایک ایسا نقش اُبھارا گیا ہے جو اُردو کے چاہنے والوں کو قریب تر کر رہا ہے انہوں نے کہا اُردو زبان کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اسے مولوی عبدالحق، سید عبداللہ، فرمان فتح پوری اور فتح محمد ملک جیسے محبت کرنے والے ملے تاہم عوامی سطح پر اب اس زبان کی پذیرائی اور افادیت کو قومی تحریک میں بدلنے کی ضرورت ہے۔

سید روح الامین نے آخر میں کہا کہ اُردو کو ملک میں فروغ دینے کی کوششوں کے سلسلے میں انہیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ان دیکھے دوستوں کے تعاون اور محبت کے طور انہیں حوصلہ ملا، وہ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مستقبل میں دو کتابیں لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جو اُردو کے نفاذ کے سلسلے کی ایک کڑی ہوں گی۔

Marfat.com

تحریک نفاذِ اُردو کے روحِ رواں۔ سید روح الامین

انٹرویو......روزنامہ 'نوائے وقت' 13 جون 2008ء

اُردو ہماری قومی زبان ہے اور ہماری قومی شناخت کا حوالہ بھی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ افسر شاہی سے تعلق رکھنے والے بعض حلقے اُردو زبان کے حق میں نہیں، ایسے میں تحریک نفاذ اُردو کے روح رواں......سید روح الامین کے ذہن رسا میں یہ بات راسخ ہوگئی کہ وطن عزیز کے باشندوں کے درمیان قومی وحدت کے احساس کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تحریک نفاذ اُردو کا از سر نو آغاز کیا جائے۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قومی زبان اُردو کے متعلق فرمایا تھا:

> ''میں آپ کو صاف طور پر بتادوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی اور کوئی دوسری نہیں جو کوئی آپ کو غلط راستے پر ڈالے وہ درحقیقت پاکستان کا دشمن ہے۔ ایک سرکاری زبان کے بغیر کوئی قوم نہ تو مضبوط بنیادوں پر متحد و یکجا رہ سکتی ہے اور نہ ہی بحیثیت قوم اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔''

قائد اعظمؒ کے اُردو زبان کے بارے میں اسی فرمان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاکستان کے آئین میں باقاعدہ اس کے نفاذ کی تاریخ کا بھی تعین کیا گیا۔ آئین پاکستان 1973ء آرٹیکل (251) کی شق 1 میں واضح طور پر درج ہے:

"The national language of Pakistan is Urdu and arrangement shall officially be made for its being used for fifteen years and other purposes within day from the commencing"

آئین پاکستان کے مطابق 14 /اگست 1988ء تک انگریزی کی جگہ اُردو کو سرکاری زبان بن جانا چاہیے تھا یعنی اُردو بطور قومی و دفتری زبان کے نفاذ کے لئے پندرہ برس دیئے گئے تھے۔ سردار عبدالرب نشتر جب گورنر تھے تو انہوں نے مجلس زبان دفتری قائم کی تھی مگر افسر شاہی نے اس پر عمل نہ کیا، بعدازاں اُردو لغت بورڈ، انجمن ترقی اُردو، مجلس ترقی اَدب، اُردو سائنس بورڈ، مقتدرہ قومی زبان اور دیگر کئی ادارے بنائے گئے لیکن عملاً انہیں بھرپور کام کرنے کا موقع نصیب نہیں ہوا۔

اُردو کی کسمپرسی کو دیکھتے ہوئے سیّد روح الامین نے اُردو کے عملی طور پر قومی زبان کے طور پر نفاذ کے لئے تحریک نفاذ اُردو کا ازسرنو بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس تحریک کا بنیادی مقصد اُردو قومی زبان کو قومی شناخت کے طور پر بحال کرنا ہے۔ سیّد روح الامین کا ماننا ہے کہ پاکستانی قوم، اُردو زبان سے دلی محبت کرتی ہے اور اسے عدالتی و دفتری زبان کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہے لیکن بعض مخصوص حلقے اس کے مخالف ہیں۔

سید روح الامین اس وقت پاکستان میں تحریک نفاذ اُردو کے مصروف ترین کارکن ہیں۔ اُردو کی ترقی و ترویج کے سلسلے میں ان کی پہلی کتاب 1996ء میں ''پانچ دریا'' چھپ کر منصہ شہود پر آئی۔ اس کا دیباچہ جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے لکھا ہے اور انتساب جناب حمید نظامی اور جناب مجید نظامی کے نام ہے۔ اب تک سیّد روح الامین صاحب کی دس کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کی تفصیل بالترتیب مندرجہ ذیل ہے:

Marfat.com

اُردو ہے جس کا نام	2004ء
اُردو ایک نام محبت کا	2005ء
اُردو بطور ذریعہ تعلیم	2006ء
اُردو لسانیات کے زاویے	2007ء
اُردو کے لسانی مسائل	2007ء
اقبال: شاعری اور فکر و مقام	2007ء
اُردو تاریخ و مسائل	2007ء
اقبال: فکر و فن	2008ء
اُردو کے دھنک رنگ	2008ء

اُردو ادب کے مشاہیر: ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر رشید امجد، پروفیسر شریف کنجاہی، ڈاکٹر معین الدین عقیل، محترمہ فرخ زہرا گیلانی، ڈاکٹر انوار احمد نے سید روح الامین کے علمی، ادبی و تحقیقی کام کو سراہا ہے۔ حال ہی میں سید روح الامین کے اُردو زبان و ادب کے حوالے سے کیے گئے کام پر محترمہ سارہ عنبر کی مرتب کردہ ''کتابِ سپاس'' چھپ کر منظر عام پر آئی ہے جس میں سید روح الامین کی اُردو کی خدمات کے اعتراف کے بارے میں لکھی ہوئی تحریریں یکجا کر دی گئی ہیں۔ سید روح الامین کے اعتراف فن کے حوالے سے بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کی ایک طالبہ نے ایم اے اُردو کا تحقیقی و تنقیدی مقالہ بھی مکمل کیا ہے اور سیّد روح الامین صاحب کی کتاب ''اُردو ہے جس کا نام'' کو شعبہ اُردو کے ایم اے کے نصاب میں با قاعدہ طور پر شامل کیا گیا ہے۔

سید روح الامین کی اُردو زبان سے محبت اور والہانہ وابستگی اور مقصد کی لگن کو دیکھتے ہوئے اکابرین اُردو زبان وادب نے اپنے اپنے انداز میں ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی فرماتے ہیں:

''سید روح الامین کی کتابوں کے مضامین جن میں اُن کی تحریریں (عرضِ مولف، مقدمے اور مضامین) بھی شامل ہیں اس پہلو کی طرف فکری، علمی و تہذیبی سطح پر روشنی ڈالتے ہیں، روح الامین نے اس نکتے کو سمجھ لیا ہے اور اسی لئے وہ اُردو زبان کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے مسلسل اُردو کے فروغ و ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔''

پروفیسر شریف کنجاہی نے لکھا:

''سید روح الامین کا یہ خیال بھی اہم ہے کہ ہر زبان ایک مخصوص کلچر رکھتی ہے اور زبان اپنے بولنے والوں کے ایک خاص کلچر کی نمائندہ ہوا کرتی ہے کسی بھی علاقائی زبان کی رقابت کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ سب علاقائی زبانیں ایک ہی ثقافتی نصب العین اور ایک ہی دستور حیات کی ترجمان ہیں اور ہماری قومی زبان کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ ان کی یہ رائے بھی بہت وزن دار ہے کہ اسلامی اقدار اور روایت کے اظہار کیلئے جس ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے انگریزی زبان اس سے قاصر ہے۔''

Marfat.com

سید روح الامین کے جذبۂ جنوں کے بارے میں نامور نقاد ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ان کی کوششوں کی قدر افزائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سید روح الامین صاحب اُردو زبان وادب کی ترقی واشاعت کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں وہ بڑے شہروں یا بڑے ادبی مراکز سے دور بیٹھ کر محدود ذرائع اور وسائل کے علاقوں میں کر رہے ہیں اور صلہ وستائش سے بے نیاز ہو کر کر رہے ہیں، میں ان کی اس ہمت وادبی خدمت کو قدر اور رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور دوسروں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ ادب کے میدان میں رُوح الامین جیسے بالغ نظر اور حوصلہ مند صاحب قلم کی دل کھول کر داد دیں، ان کی تقلید کو اپنا شعار بنائیں اور اپنی قومی زبان کی اہمیت کو محسوس کریں۔''

ممتاز نقاد ڈاکٹر محمد علی صدیقی سید روح الامین کی تحسین ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''اس مجموعۂ مضامین میں جس کی تدوین بہت محنت سے کی گئی ہے اور جس کا نام ہی ''اُردو......ایک نام محبت کا'' رکھا گیا ہے۔ اُردو اور انگریزی کے تعلق سے اور سرکاری زبان کی حیثیت سے اُردو کے نفاذ سے متعلق غیر جذباتی انداز کی تحریریں بھی شامل ہیں، جن کا لب لباب ہی یہ ہے کہ اُردو زبان کے سرمایہ کے ہوتے ہوئے اس زبان سے صرفِ نظر کرنا صرف ایک المیہ ہی نہیں بلکہ بہت بڑا قومی نقصان ہے۔''

Marfat.com

ڈاکٹر سلیم اختر:

''سید روح الامین کا تعلق اگر چہ گجرات سے ہے لیکن اُردو زبان کی محبت نے انہیں اُردو دنیا میں ایک مقبول ترین شخصیت بنا دیا ہے۔ اُردو زبان سے ان کی محبت کا اظہار ''اُردو ہے جس کا نام'' کے معاً بعد اب وہ اپنی دوسری کتاب ''اُردو......ایک نام محبت کا'' کے ساتھ اقلیم ادب میں وارد ہو رہے ہیں۔ مضامین کے انتخاب میں سید روح الامین کی وسعت نظری نہ صرف ان کی اُردو زبان سے محبت بلکہ ان کی تنقیدی بصیرت کا بھی ثبوت ہے۔ ہاں یاد آیا کہ ان کتابوں سے پہلے علامہ اقبالؒ پر بھی ایک کتاب ''پانچ دریا'' تصنیف کر چکے ہیں۔ ان سے مستقبل میں ایسی اور اچھی کتابوں کی توقع کی جا سکتی ہے۔''

ڈاکٹر عبدالکریم خالد رقمطراز ہیں:

''سید روح الامین عجیب آدمی ہیں اس نے عین جوانی کے عالم میں تین چار سو برس کی بزرگ عفیفہ (اُردو) سے محبت کا روگ پال رکھا ہے اور اس کے عشق میں نڈھال ہوا جاتا ہے، اس عمر میں عموماً لڑکے بالے کھیل تماشوں میں وقت صرف کرتے ہیں اور بن سنور کر نئے کپڑے پہن کر باہر نکلتے ہیں اور اہلِ کرم کی فیاضیوں سے دامن بھر کر گھروں کو پلٹتے ہیں۔ راتوں کو سہانے خواب دیکھتے ہیں اور دن میں ان خوابوں کی تعبیر پاتے ہیں مگر

اس جوان رعنا کو نہ جانے کیا سوجھی کہ لاٹھی ٹیکتی ہوئی اس بڑھیا پر لہلوٹ ہوا جاتا ہے جس کے تعلق داروں نے اسے گھر سے باہر نکال کیا ہے۔ وہ بیچاری الٹے سیدھے راستوں پر ٹھوکریں کھاتی، گرتی پڑتی کبھی اس دروازے پر دستک دیتی ہے کبھی اس دروازے پر دستک دیتی ہے۔ خدا جانے وہ کون سا لمحہ تھا جب گجرات کے سادات خاندان کے سید روح الامین کے دل میں اُردو زبان سے محبت جاگی اور وہ محبت کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر دیوانہ وار اس کی اُجڑی مانگ میں ستارے ٹانکنے کے جتن کرنے لگا۔"

ڈاکٹر انوار احمد:

"اُردو زبان کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اسے مولوی عبدالحق، سید عبداللہ، فرمان فتح پوری اور فتح محمد ملک کی صورت میں ایسے محبت کرنے والے ملے، جنہوں نے عوامی سطح پر اس زبان کی پذیرائی اور افادیت کو قومی تحریک بنا دیا، اس تناظر میں پاکستان کے ایک معدن حسن، گجرات کے روح الامین جس جوش اور محبت سے اُردو کے علمی ذخیرے کی بازیابی اور اسے حسنِ انتخاب اور حسن صورت سے مزین کرنے کا جو کام کر رہے ہیں، وہ اس نوجوان اور ان کی کتابوں اور عزائم کے حوالے سے قومی سطح پر ان کا ایک ایسا نقش ابھار رہے ہیں، جو اُردو سے محبت کرنے والے ہر فرد

Marfat.com

سے انہیں قریب تر کر رہا ہے۔‘‘

ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

جناب سید روح الامین صاحب اپنی ایک اور دردمندی اور اپنے ایک اور موثر و مفید مجموعہ مضامین کے ساتھ علمی دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اس وقت ان کی یہ کاوش ’’اُردو ہے جس کا نام‘‘ برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ اور ہند اسلامی تہذیب کے سب سے اہم عنصر یا ورثے اُردو زبان کی قومی اور ملی حیثیت اور اس کی بین الاقوامی اہمیت کے تعارف پر مشتمل ہے اور اس کی خوبیوں اور اس کی علمی و ادبی شان و شوکت کو اس طرح قارئین کے سامنے لاتی ہے کہ فاضل مرتب کا مقصد اور منشا پورا ہو جاتا ہے۔‘‘

ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن لکھتے ہیں:

’’مجھے سید روح الامین صاحب سے ملنے کا تا ایں دم کبھی موقع نہیں ملا، لیکن مجھے ہر وہ شخص عزیز ہے جو زبان و ادب کا صحیح ذوق اور مذاق رکھتا ہے اور اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ روح الامین صاحب مجھے ایسے ہی لگتے ہیں۔ ان کا سلیقے سے مرتب کردہ مجموعۂ مضامین ’’اُردو ہے جس کا نام‘‘ ملا۔ اس کتاب کے بیک ٹائٹل پر ان کی صحت مندانہ شادمانی و شادابی کی منہ بولتی تصویر دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اگر اُردو کو ایسے جواں فکر، صاحبِ دل

میسر ہیں تو ہمارا، ہماری زبان اور تہذیب کا مستقبل محفوظ بھی ہے اور مضبوط ہاتھوں میں بھی! تصویر دیکھ کر صدقے واری ہونے کو بھی جی چاہتا ہے کہ وہ نظرِ بد سے بچیں اور محفوظ رہیں اور زبان سے محبت اور شغف کا جو شعلہ ان کے سینے میں روشن ہے، وہ تابندہ اور فروزاں رہے۔''

◆◆◆

گر تجھے روح الامیں جیسے ملیں بے باک لوگ
ہر طرف تیرا ہی ہو گا غلغلہ اُردو زباں
غالب و میر و انیس و مشفق و روح الامیں
سب کا یہ کہنا عظیم المرتبہ اُردو زباں

محترمہ فرخ زہرا گیلانی
ایڈیشنل سیکرٹری اسپیشل ایجوکیشن، حکومت پنجاب

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد طاہر الامین

جناب سیّد کرامت علی صاحب کے صاحبزادے سید طاہر الامین شکل و صورت میں اپنے والد صاحب کے مشابہ ہیں۔ جناب قبلہ سیّد صاحب کو آپ سے بہت ہی زیادہ پیار تھا۔

سید طاہر الامین شریف النفس انسان ہونے کے علاوہ اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خاموش طبع اور کم گو ہیں۔ انتہائی نفیس انسان ہونے کے علاوہ اپنے والد جناب قبلہ سید کرامت علی صاحب کی طرح دردِ دل رکھنے والی شخصیت ہیں۔

سیّد طاہر الامین نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ جامعہ ہائی سکول گجرات سے پاس کیا، ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات گورنمنٹ زمیندار سائنس کالج گجرات سے پاس کیے۔

ایم۔ اے انگریزی اور E.L.T. کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی شعبۂ انگریزی سے پاس کیے۔ آپ ماشا اللہ نعت خواں بھی ہیں۔ نعت خوانی میں کئی انعامات حاصل کر چکے ہیں۔ سیّد طاہر الامین انگریزی کے پروفیسر ہیں۔

◆◆◆

صاحبزادہ سیّد اشتیاق حسین

سیّد اشتیاق حسین 1974ء میں پیدا ہوئے۔ انتہائی خوبصورت تھے۔ جناب قبلہ سید کرامت علی صاحب کو آپ سے بہت ہی زیادہ پیار تھا لیکن حکم ربی سے سید اشتیاق حسین ایک سال کی عمر میں ہی یعنی 1975ء میں وفات پا گئے۔ آپ کی پیدائش پر جناب قبلہ سید کرامت علیؒ صاحب نے اپنے ماموں سسر جناب سید نور محمد قادری کو خط لکھا۔ خط من وعن نذرِ قارئین ہے:

۷۸۶

پچو کے۔ ضلع سیالکوٹ

۵ ذی الحج ۱۳۹۵ھ بروز منگلوار

جناب سید نور محمد ماموں جی صاحب

السلام علیکم!

بروز سوموار میں نے شام کے وقت آپ کو عبداللہ کے نام لفافہ اور روح الامین کے نام ایک خط لکھ دیئے ہیں۔ اُسی رات کے تین بجے اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ آپ سب کو بہت بہت مبارک قبول ہو۔ آپا جی صاحبہ کو تاکید ہے۔ وہ ایک ماہ کے لیے ہمارے ہاں تشریف لے آویں۔ ضروری تاکید ہے۔ روح الامین کے ننھے بھائی کی آپ کو دوبارہ مبارک باد ہو اور سب خیریت ہے۔ فکر اندیشہ نہ کریں۔

Marfat.com

میری طرف سے آپا جی صاحبہ، مامی جی صاحبہ، آپ کو مبارک اور السلام علیکم عرض ہو۔ گلزار ماموں جی صاحب کو السلام علیکم!

سید کرامت علی شاہ

پیجو کے

صاحبزادہ سید اشتیاق حسین کی وفات پر پاکستان کے نامور شاعر جناب طارق سلطان پوری صاحب نے یہ قطعہ وفات تحریر کیا:

قطعہ تاریخ وفات

صاحبزادہ سید اشتیاق حسین ولد جناب سید کرامت علیؒ

عترتِ شاہِ حجاز (۱۳۹۵ھ)

سال وفات ۱۹۷۵ء (عمر ایک سال)

O

گیا طفلی میں سُوئے باغِ جنت
سجیلا اشتیاق ابنِ کرامت
مثالِ موج بادِ صبح، اُس کو
ملی دُنیا میں دم لینے کی مہلت

Marfat.com

گلاب نو شگفتہ کی تھی دراصل
حیاتی، اخترِ صبح کی صورت
بروز حشر وہ معصوم کم سن
کرے گا پدر و مادر کی شفاعت
سرو پائے ''ابد'' ہے سالِ مرگش
ہے ''زیب و زینتِ باغِ سیادت''

۵ + ۱۹۷۰ء = ۱۹۷۵ء

نتیجۂ فکر

طارق سلطانپوری

حسن ابدال (اٹک)

◆◆◆

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد وحید حامد

سید وحید حامد جناب قبلہ سید کرامت علیؒ صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' کے مصداق اُن کے قلب میں کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی تڑپ موجزن رہتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ مضمون نویس بھی ہیں۔ میڈیکل کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔

◆◆◆

صاحبزادی سیّدہ افضال کوثر

آپ جناب قبلہ کرامت علیؒ شاہ صاحب کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ جناب سیّد کرامت علیؒ صاحب اپنی بیٹی کو پیار سے افضالہ کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ کی صاحبزادی صاحبہ بھی اپنے والد پر فریفتہ تھیں۔ آپ بی۔اے، بی۔ایڈ ہیں۔

◆◆◆

جناب سید صاحب کی کرامات

جناب سید کرامت علی شاہ صاحب ایک صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرمؐ کے صدقے آپ پر یہ خصوصی کرم تھا کہ آپ کی زبان مبارک سے جو بات نکلتی وہ پوری ہو جاتی۔ ویسے تو سینکڑوں کرامات آپ سے منسوب ہیں لیکن بخوفِ طوالت صرف چند کرامات نذر قارئین کی جاتی ہیں۔

1- حکیم غلام نبی صاحب (محلّہ سلیم پورہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ) بیان کرتے ہیں کہ ''ہمارے ہاں سید کرامت علی شاہ صاحب اکثر آتے جاتے تھے اور ہم اُن سے فیض حاصل کرتے۔ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ ہماری ایک ہمسائی کی عزیزہ کا خاوند کافی عرصہ سے بیرون ملک گیا ہوا تھا، بیوی کے ساتھ اُس کی نہ ہی کوئی خط و کتابت تھی اور نہ ہی وہ خود واپس آیا۔ ہماری ہمسائی ہمارے گھر آئی اور جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کے قدموں میں بیٹھ گئی اور عرض کرنے لگی سید صاحب دعا فرمائیں کہ میری عزیزہ کا خاوند واپس پاکستان آ جائے۔ سید صاحب فرمانے لگے کہ بی بی جاؤ۔ تمہارا خاوند اکتالیس (۴۱) دن کے اندر واپس آ جائے گا۔ حکیم غلام نبی صاحب کہتے ہیں کہ چالیس دن گزر گئے اُس کا خاوند نہ آیا۔ ہم بڑے پریشان تھے، حتیٰ کہ اکتالیسواں دن تھا، سہ پہر کو لاہور سے ریل گاڑی آئی۔ شور مچ گیا کہ اس عورت کا خاوند واپس آ گیا

ہے۔سید کرامت علی شاہ کی زبان سے نکلی ہوئی بات خالقِ کائنات نے یوں پوری فرما دی۔

2- پسرور (ضلع سیالکوٹ) کے ساتھ ایک قصبہ بڈیانہ ہے۔وہاں جٹاں والی گلی میں ایک شہباز نامی شخص رہائش پذیر ہے۔وہ بیان کرتا ہے کہ میری زبان کافی باہر نکل آئی۔کافی علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔کسی نے مجھے جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کا بتایا۔کہتا ہے کہ جب میں پیچو کے سید صاحب کے پاس گیا۔میں نے دیکھا کہ آپ قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے مزار شریف کے باہر نیچے صف پر تشریف فرما ہیں۔

درویشانہ لباس، سبز رنگ کا کرتہ زیب تن تھا۔شہباز کہتا ہے کہ میں نے سوچا یعنی میرے دل میں خیال آیا کہ ان کے پاس کیا ہوگا۔لیکن دوبارہ مجھے خیال آیا کہ سرکار جان محمدؒ کے قدموں میں آپ تشریف فرما ہیں۔آپ کے پاس ہی جانا چاہیے۔کہتا ہے کہ میں واپس آیا اور قبلہ سید کرامت علی شاہ صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔میں نے اپنی بڑی ہوئی زبان کی طرف اشارہ کیا۔سید صاحب نے مٹی کا ایک پیالہ پانی سے بھر کر مجھے دیا۔اُس میں نمک ڈال کر آپ نے اپنی انگشت سے ملایا، میں نے منہ کے ساتھ لگایا۔مجھ سے پیا نہیں جا رہا تھا۔جناب سید صاحب جلال میں آ گئے، فرمانے لگے کہ اس کو پی جاؤ۔شہباز کہتا ہے کہ میں پی گیا۔اُس کے بعد میری زبان خود بخود اندر ہوگئی۔لوگ حیران تھے۔یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحبان بھی کہنے لگے کہ ہمیں بھی اُس مردِ درویش کی زیارت کراؤ۔

3- صاحبزادہ جناب سید روح الامین کہتے ہیں کہ آپ کی رحلت کے بعد میں

Marfat.com

حضرت قبلہ سید جان محمد سرکارؒ کے سالانہ عرس مبارک پر دربار شریف کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ نارووال کی ایک بی بی نے مجھے بتایا کہ میں بھی جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کی فیض یافتہ ہوں۔ کہتی ہے کہ میرے ہاں بیٹیاں تھیں، میں نے جناب سید صاحب سے عرض کی کہ دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ آپ فرمانے لگے کہ جاؤ مالٹے لے کر آؤ۔ کہتی ہے کہ میں چار مالٹے لے کر آئی۔ فرمانے لگے کہ چاروں مالٹے گھر جانے سے پہلے کھانے ہیں۔ کہتی ہے کہ تین مالٹے کھانے سے میرا پیٹ بھر گیا۔ چوتھا میں نے اور میرے خاوند نے آدھا آدھا کھا لیا۔ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بیٹے عطا فرمائے اور چوتھا چھٹے ماہ میں ضائع ہو گیا۔

4- ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی سرکار دعا فرمائیں کہ میں مدینہ شریف جاؤں۔ جناب سید کرامت علی شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جاؤ میرے لیے ایک سبز رنگ کی ٹوپی لے کر آؤ۔ ساتویں دِن تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔ اُس نے ٹوپی لا کر دی۔ آپ نے دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے مذکورہ شخص سات دن کے بعد مدینہ شریف پہنچ گیا اور اُس کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔

5- جناب سید کرامت علی شاہ صاحب کے چھوٹے بھائی جناب سید مقصود علیؒ صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کے پاس دربار شریف کے باہر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی، کہنے لگی کہ میرے گھر سے زیور چوری ہو گیا ہے۔ جناب سید کرامت علی شاہ صاحب خاموشی سے اُس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو جناب سید مقصود احمد کو فرمانے لگے کہ مقصود علی یہ عورت خود چور ہے۔ سید مقصود علی صاحب کہتے ہیں کہ چند دن کے بعد علم ہوا کہ وہ عورت واقعہ ہی خود چور تھی۔

Marfat.com

6- گاؤں والے (ماچیو کے) کئی لوگ گواہ ہیں کہ آپ کی رحلت سے چند دن قبل آپ کا ایک دیرینہ دوست بابا کریم (چائے والا) وفات پا گیا، آپ جناب سید صاحب اُس کے گھر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے اور فرمانے لگے کہ بابا کریم باری تو ہماری تھی، لے تم گئے ہو۔ چلو ہم بھی تمہارے پیچھے ہی آ رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو چار دن کے بعد آپ یعنی جناب سید کرامت علی شاہ صاحب بھی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

7- بعض مریدین کو آپ نے ایک سال قبل ہی سالانہ عرس کے موقع پر فرما دیا تھا کہ اگلے سال آپ ہمیں اُس جگہ ملیں گے (جہاں آپ اس وقت دفن ہیں) اور کئی مریدین کو سید صاحب نے جگہ بھی دکھلا دی تھی۔

8- جناب سید کرامت علی شاہ صاحب خود دار انسان تھے۔ اکثر دعا فرماتے کہ اے میرے خدا ہمیں اس عارضی دنیا سے چلتے پھرتے ہی لے جانا تاکہ کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے اور لوگوں سے بھی فرماتے کہ ہم نے چلتے پھرتے ہی چلے جانا ہے لہٰذا ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com

جناب سید کرامت علیؒ کا سید محمد عبداللہ قادری کے نام ایک خط

جناب سید کرامت علیؒ کو اپنے سسرالی خاندان سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی۔ اکثر وہاں جاتے اور کئی کئی دن قیام فرماتے، وہ بھی جناب سید صاحب کا دل و جان سے احترام کرتے تھے۔ جناب سید صاحب کا سسرالی خاندان سے رابطہ اکثر خطوں کے ذریعے بھی ہوتا۔ جناب سید صاحب نے اپنا بڑا صاحبزادہ سید روح الامین چونکہ بچپن میں ہی اپنی خوشدامن صاحبہ کو سونپ دیا تھا۔ سید روح الامین نے اپنے ننھیال میں ہی پرورش پائی لہٰذا جناب سید کرامت علیؒ اپنے صاحبزادے سید روح الامین کو اکثر خطوط لکھتے رہتے۔ سید روح الامین کے پاس اس وقت جناب والد صاحب کے ڈیڑھ سو خطوط ہیں جن کو بخوف طوالت اس کتاب میں شامل نہیں کیا جا رہا۔ اُن کو علیحدہ مرتب کیا جائے گا۔

جناب سید کرامت علیؒ سسرال میں سید محمد عبداللہ قادری اور اپنے ماموں سسر نامور محقق ونقاد جناب سید نور محمد قادری کو بھی خط لکھتے۔ سید نور محمد قادری صاحب قبلہ سید کرامت علیؒ کے ماموں سسر ہیں اور اُن کے صاحبزادے سید محمد عبداللہ قادری قبلہ سید صاحب کی زوجہ محترمہ کے ماموں زاد ہیں۔ جناب سید کرامت علیؒ سید محمد عبداللہ قادری پر خصوصی شفقت فرماتے تھے وہ اکثر پیچو کے جاتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جناب سید کرامت علیؒ خود خط تحریر فرما کر سید محمد عبداللہ قادری کو مدعو کرتے۔ جناب سید کرامت علیؒ کا ایک خط قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے جو کہ سید محمد عبداللہ قادری صاحب کے نام ہے۔ یہ خط جناب سید محمد عبداللہ قادری صاحب کے ذخیرہ خطوط میں سے ملا ہے۔

سید محمد عبداللہ قادری کے نام خط

۷۸۶

پیجو کے

۴ستمبر ۱۹۷۴ء

عزیزم محمد عبداللہ

السلام علیکم! خیریت موجودہ، خیریت مطلوبہ۔ صورت احوال آنکہ تمہارا خط مل گیا ہے۔ خیریت سے آگاہی ہوئی۔ پڑھ کر ازحد خوشی ہوئی۔ بہت بہت شکریہ! تاکید کی جاتی ہے، عید ہمارے پاس آکر کرنا۔ باقی سب خیریت ہے۔ تمہاری باجی کی طرف سے اور میری طرف سے پیار قبول ہو اور کوئی خاص نہیں جو تحریر کی جاوے۔

السلام علیکم۔ اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہا کرو۔

(سید کرامت علی)

◆◆◆

Marfat.com

جناب پیر سید کرامت علی شاہؒ صاحب کے خاندان کا مختصر تعارف

حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے تین صاحبزادے ہیں:

۱۔ سیّد سید شاہ ۲۔ سید فضل شاہ ۳۔ سید میر حسین

حضرت قبلہ سیّد سید شاہ صاحب کے دو صاحبزادے پیر سید اللہ حیاتؒ اور پیر سید محمد زاہدؒ ہیں۔

جناب سید کرامت علیؒ کے والد گرامی حضرت قبلہ پیر سید اللہ حیات اور چچا جان حضرت قبلہ پیر سید زاہدؒ دونوں بھائی صاحبِ علم وحکمت اور درویش منش بزرگ تھے اور آپ دونوں بھائی اپنے جدِ امجد حضرت قبلہ پیر سخی سید جان محمد سرکارؒ کی طرح سُنّی حنفی راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور عوام الناس کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد اولین گردانتے۔ آپ دونوں بھائیوں نے ہمیشہ محبت، اخوت، امن کا درس دیا اور اپنے بزرگوں کی روایات کو جاری وساری رکھا۔ اب ان دونوں بھائیوں کی اولاد کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ جناب قبلہ پیر سید اللہ حیاتؒ

آپ کے چھ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادے

۱۔ جناب سید محمد قاسم علی

آپ جناب قبلہ پیر سید اللہ حیات کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے سید امجد حسین اور سید ولایت حسین ہیں۔

۲۔ جناب سید رستم علی

آپ کے دو صاحبزادے سید آفتاب حسین، سید سجاد حسین ہیں۔

۳۔ جناب سید کرامت علیؒ

آپ کے تین صاحبزادے (۱) سید روح الامین (۲) سید طاہر الامین (۳) سید وحید حامد اور ایک صاحبزادی ہیں۔ ان کی تفصیل پچھلے صفحات میں دی جا چکی ہے۔ آپ کا ایک صاحبزادہ سید اشتیاق حسین ایک سال کی عمر میں وفات پا گیا تھا۔

۴۔ جناب سید نقی حسین

آپ پنجاب یونیورسٹی میں ملازم تھے۔ اولاد نہیں ہے۔

۵۔ جناب سید مقصود حسین

آپ پاک آرمی میں ملازم تھے، وفات پا چکے ہیں۔ آپ کی چھ صاحبزادیاں ہیں۔ اولاد نرینہ نہیں ہے۔

۶۔ جناب سید ارشد حسین

آپ کے دو صاحبزادے سید قمر عباس اور سید اظہر عباس ہیں۔

جناب قبلہ پیر سید اللہ حیات شاہ صاحب کی صاحبزادیاں

۱۔ سیدہ خدیجہ بی بی زوجہ سید محمد انور شاہ قیام پور سیالکوٹ

۲۔ سیدہ زبیدہ بی بی زوجہ سید عاشق حسین شاہ کھروٹہ سیداں، سیالکوٹ

سیدہ زبیدہ بی بی وفات پاچکی ہیں۔

۳۔ سیدزہرہ بی بی زوجہ سید محمد اکرم شاہ صاحب

۴۔ سیدہ شمیم بی بی زوجہ سید تنویر حسین شاہ صاحب

اب جناب قبلہ پیر سید اللہ حیاتؒ کے دوسرے بھائی حضرت جناب قبلہ پیر سید محمد زاہدؒ کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آپ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔

۱۔ جناب سید محمد اکرم شاہ صاحب

آپ جناب قبلہ سید محمد زاہدؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ ایک شادی تو اپنے تایا جناب قبلہ پیر سید اللہ حیاتؒ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے ایک بیٹا سید زاہد پرویز اور ۶ صاحبزادیاں ہیں دوسری بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۲۔ پیر سید محمد اسلم

آپ کی اولاد نرینہ نہیں ہے، صرف ایک صاحبزادی ہے۔ جناب سید محمد اسلم بھی وفات پاچکے ہیں۔

۳۔ جناب سید محمد اقبال

آپ نے بھی پاک آرمی میں ملازمت کی۔ وفات پاچکے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے سید سکندر بخت اور سید عاصم عدیل اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

Marfat.com

۴۔ جناب سید اعجاز حسینؒ

آپ کے چھ صاحبزادے (۱) سید زاہد ثقلین (۲) سید زاہد حسنین (۳) سید زاہد سبطین (۴) سید زاہد ذوالقرنین (۵) سید فرقان حیدر (۶) سید عدنان ہیں۔

جناب قبلہ پیر سید محمد زاہدؒ کی صاحبزادیاں

۱۔ سیدہ صدیقہ بی بی زوجہ سید رستم علی (وفات پا چکی ہیں)

۲۔ سیدہ پروین بی بی زوجہ سید اختر حسین

۳۔ سیدہ ارشاد بی بی

حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے ایک صاحبزادے جناب قبلہ سیّد سید شاہ صاحبؒ کی اولاد کا تذکرہ کیا گیا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکارؒ کے دوسرے دو صاحبزادوں کی اولاد کا بھی ذکر کر دیا جائے۔

۱۔ ایک صاحبزادے کا اسم مبارک سید میر حسین ہے۔ سید میر حسین کا ایک ہی صاحبزادہ سید حبیب شاہ تھا۔ سید حبیب شاہ صاحب کے چار صاحبزادے ہیں۔ (۱) سید لال حسین (۲) سید لیاقت حسین (۳) سید مقصود حسین (۴) سید منظور حسین۔

۲۔ حضرت قبلہ پیر سید جان محمد سرکار کے تیسرے صاحبزادے کا اسم مبارک سید فضل شاہ ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ (۱) سید معصوم علی (۲) سید رحمت علی

(۱) سید معصوم علی کے دو صاحبزادوں کے اسمائے گرامی سید مقبول حسین اور سید مقصود حسین ہیں۔

Marfat.com

(۲) سید رحمت علی کے دو صاحبزادے سید راج حسین اور سید فریاد حسین ہیں۔

سید راج حسین کا ایک صاحبزادہ سید عباس حسین ہے۔ سید فریاد حسین کے سات صاحبزادوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ سید ریاض حسین ۲۔ سید امتیاز حسین ۳۔ سید اعجاز حسین

۴۔ سید سجاد حسین ۵۔ سید صابر حسین ۶۔ سید عابد حسین

۷۔ سید دلاور حسین

◆◆◆

Marfat.com

چند ضروری باتیں

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین سرکار دو عالم ﷺ تک جتنے بھی انبیائے کرام بنی نوع انسان کی ہدایت وراہنمائی کے لیے دنیا میں تشریف لائے، سب نے توحید کا درس دیا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور سرکار دو جہاں ﷺ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کیں وہ اولیائے عظام کہلائے۔

مزاراتِ اولیاء اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ مزاراتِ اولیاء عظام پر کوئی بھی ایسا فعل جو اللہ تعالیٰ کے احکامات وتعلیمات کے خلاف ہو وہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شرک سے منع فرمایا ہے اور اسے ظلمِ عظیم کہا ہے لہٰذا مزاراتِ اولیاء پر سجدہ کرنا چاہے وہ تعظیمی ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ طواف صرف اور صرف خانہ کعبہ کا جائز ہے۔ مزارات کے گرد چکر لگانا اور اسے طواف کا نام دینا گناہ کبیرہ ہے۔ مزارات پر عورتوں کے ناچ گانے اور مجرے وغیرہ سب حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں۔ مزاراتِ اولیاء پر قرآن خوانی، نعت خوانی کا انعقاد باعثِ اجر ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو دنیا و آخرت میں کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین!

◆◆◆

Marfat.com

تذکرہ کرامت

رحمۃ اللہ علیہ

(جناب پیر سید کرامت علیؒ کے احوال و آثار)

میاں محمد اشرف تنویر

Marfat.com